الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلى: نصير أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۹ر نومبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۸

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کر کے دکھانا اور بات ہے

لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور مسلمان ہیں لیکن دراصل وہ نہیں ہوتے۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کر کے دکھانا اور بات ہے۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ "احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون" (العنکبوت: ۳)۔ یعنی کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مومن اور پکے ایماندار ہیں اور ابھی وہ آزمائے نہیں گئے۔ پس جب تک آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بہت لوگ ہیں جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہیں اور تکلیف کے وقت ان کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے۔

ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گزرا ہے اور جس کا نام ابوالخیر تھا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ میں سے گزر رہا تھا جبکہ اس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سنا کہ "احسب الناس..... الآیۃ" اگرچہ وہ یہودی تھا اس نے آیت کو سن کر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر ٹیک لگائی اور سر جھکا کر رونے لگا۔ جب رو چکا تو اپنے گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے آکر فرمایا کہ اے ابوالخیر! تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہ ہو۔ صبح جب اٹھا تو اس نے تمام شہر میں اعلان کر دیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں۔

یہودی اگرچہ آج کل بہت تھوڑے ہیں لیکن وہ اصل میں بہت سے مسلمان ہو گئے تھے جیسا کہ اوپر ایک قصہ بیان بھی کیا ہے۔ کچھ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور کچھ دیگر سلاطین کے زمانہ میں۔ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اس نے ایک یہودی کو بہت نصیحت کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ اس یہودی نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کوئی آسان مذہب نہیں۔ صرف منہ سے کہہ دینا کوئی بڑی بات نہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ میں نے اپنے ایک بیٹے کا نام خالد رکھا تھا یعنی ہمیشہ رہنے والا اور دوسرے دن میں اس کو گاڑ بھی آیا تھا۔ پس صرف نام رکھانے سے کچھ نہیں ہوتا۔ مگر انسان کا نام رکھا ہوا اگر خطا جاتا ہے تو خدا کا نہیں۔ خدا جس کا نام رکھتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صـ ۱۵۸)

دعوت الی اللہ کا مقصد جنگ اور فساد نہیں ہے بلکہ امن کا قیام ہے

دعوت الی اللہ سے نیکی کو ترویج اور تقویت ملتی ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۵ر نومبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۱۵ر نومبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یونس کی آیات نمبر ۲۶ اور ۲۷ "واللہ یدعوا الی دارالسلام ...... الخ" کی تلاوت فرمائی اور پھر ان آیات مبارکہ کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی اصطلاح میں وہ کوشش جو خدا کے قریب کرے وہ جہاد ہے اور ہر وہ فعل جو خدا سے پرے دھکیلے وہ جہاد کے برعکس ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا مقصد جنگ اور فساد نہیں بلکہ امن کا قیام ہے۔ یہ آیات کریمہ اس مضمون کو نہ صرف بیان کرتی ہیں بلکہ درجہ کمال تک پہنچاتی ہیں۔ وہی داعی الی اللہ ہے جو خدا کی آواز کے مطابق بلاتا ہے یعنی جس طرف خدا بلاتا ہے اسی طرف وہ بلا رہا ہو۔ اور "واللہ یدعوا الی دارالسلام" اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ساری دنیا واقعۃً خدا کی طرف بلانے والی ہو تو یہ دنیا دارالسلام، دارالامن بن جائے۔

حضور نے فرمایا لیکن آپ سلامتی کی طرف کیسے بلا سکتے ہیں اگر خود آپ کو سلامتی نصیب نہ ہو۔ اللہ کا نام سلام ہے اس لئے اگر خدا کی طرف بلاتے ہیں تو یہ آیت بتاتی ہے کہ دارالسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔ پس اگر آپ میں سلام نہ ہو تو دارالسلام کی طرف بلا ہی نہیں سکتے۔

حضور نے فرمایا یہاں ,یھدی من یشاء، سے یہ مراد نہیں کہ اللہ ایسا فیصلہ کرتا ہے جو جبری ہو۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے اندر جب کسی کے لئے جذب پیدا ہو جائے پھر وہ ضرور ہدایت کی طرف آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں خدا کی طرف بلانے والے کے لئے بہت عظیم پیغامات ہیں کہ جن کو بلاتے ہو ان کے حسن پر نظر رکھو، ان کی بہترین صلاحیتوں کو مدنظر رکھو اور ان سے کام لو۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے بہت عظیم حکمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ پہلے خدا کے اچھے صاف ستھرے بندوں کو تلاش کریں۔ ایسے سعید فطرت لوگ بھی ہوتے ہیں کہ جن کو آپ خود نہ بھی کہیں تو وہ خود بخود آ جاتے ہیں اور وحی، رؤیا و کشوف وغیرہ کے ذریعہ خدا کی تقدیر جاری ہو کر ان کی ہدایت کے سامان کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان آیات سے یہ بھی پیغام ملتا ہے کہ جن میں کم حسن ہے ان میں حسن پیدا کریں کیونکہ گندوں کو شامل کرنا اور نام کی تعداد بڑھانا دعوت الی اللہ کا مقصد نہیں ہے۔ دعوت الی اللہ سے نیکی کو ترویج اور تقویت ملتی ہے۔ پس پہلا کام دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں یہ ہے کہ اچھے آدمیوں کی تلاش کریں۔ دوسرا کام یہ ہے کہ ان کی اچھی باتیں تلاش کر کے ان کو ابھاریں اور ان کے ذریعہ حسن کو بڑھائیں۔ اس کام کے لئے حکمت چاہئے۔ تبھی خدا تعالیٰ ہمیشہ دعوت الی اللہ کے ساتھ حکمت کا مضمون باندھتا ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸ نومبر بروز جمعہ، مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد سوا تین بجے بعد دوپہر یورپ کے مختصر دورے پر بذریعہ کار روانہ ہوئے اور مورخہ ۱۱ نومبر بروز سوموار دوپہر بارہ بجکر دس منٹ پر خیریت سے واپس لندن مراجعت فرما ہوئے۔ اس سفر میں حضور انور نے جماعت فرانس کے سالانہ جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ اس دوران نہایت کامیاب، بھرپور اور باثمر مجالس عرفان بھی منعقد ہوئیں۔ متعدد عرب دوستوں نے جن میں مساجد کے دو امام بھی شامل تھے حضور انور کے جوابات سے تشفی پانے کے بعد دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور ایمان میں ترقی عطا فرمائے. آمین۔

ہفتہ ۹ر نومبر ۱۹۹۶ء.

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں آج اطفال و ناصرات کی ہفتہ وار کلاس خاکسار نے لی۔ اس میں حسب ہدایت سابقہ اسباق کی دہرائی کروائی گئی۔

اتوار، ۱۰ر نومبر ۱۹۹۶ء.

حضور انور کے لندن سے باہر ہونے کی وجہ سے آج انگریزی میں مجلس سوال و جواب منعقد نہیں ہوئی۔ ملاقات کے وقت میں ایک اردو مجلس سوال و جواب کا پروگرام دکھایا گیا جو حال ہی میں لندن میں (۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء) کو منعقد ہوئی تھی جس میں بعض مبلغین سلسلہ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔

سوموار، ۱۱ر نومبر ۱۹۹۶ء.

حضور انور کے سفر کی وجہ سے آج قرآن کلاس منعقد نہیں ہو سکی۔

منگل، ۱۲ر نومبر ۱۹۹۶ء.

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۵۹ منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے سورہ مریم کی آیت ۳۵ سے آیت ۳۷ تک کا ترجمہ اور تفسیری نکات بیان فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت ادریس علیہ السلام کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے محققین کو تفصیلی تحقیق کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بدھ و جمعرات، ۱۳ر و ۱۴ر نومبر ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں کلاس نمبر ۱۸۸ اور ۱۸۹ منعقد ہوئیں۔

جمعۃ المبارک، ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء.

حسب معمول آج اردو زبان میں سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اس میں حضور انور کی خدمت میں درج ذیل سوالات پیش کئے گئے اور حضور انور نے ان کے جوابات ارشاد فرمائے:

☆ قرآن مجید میں مختلف انبیاء کے حالات اور بعض دیگر واقعات بار بار بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے بیان میں بعض امور ایک جگہ ذکر ہوتے ہیں اور دوسری جگہ ذکر نہیں ہوتے۔ اس فرق میں اور واقعات کے بار بار بیان میں کیا حکمت ہے؟

☆ قرآن مجید میں آیا ہے کہ "رتل القرآن ترتیلا۔ انا سنلقی علیک قولاً ثقیلا" قول ثقیل سے کیا مراد ہے؟

☆ کیا ماموریت اور نبوت ایک ہی مقام کے دو نام ہیں۔ نیز کیا مامور کا ہر الہام قطعی اور یقینی ہوتا ہے؟

☆ دنیا کی موجودہ مادی ترقیات کے دور میں مذہب کی کیا ضرورت ہے؟

☆ گزشتہ تمام انبیاء کے مقابل پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق یہود بہت زیادہ بغض و عناد رکھتے ہیں اور دوسرے انبیاء سے بہت زیادہ اعتراضات ان پر کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ ۱۹۳۸ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان میں یہ ذکر فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیان میں درس دیا جا رہا ہو گا اور دوسرے ملکوں میں سنا جا سکے گا۔ اس بارہ میں دو سوالات ہیں کہ کیا حضور انور اس موقع پر موجود تھے۔ اور دوسرے یہ کہ کیا اس میں ایم ٹی اے کے موجودہ دور کے بارہ میں پیش گوئی کی گئی تھی؟

باقی اگلے صفحہ پر

اداریہ

سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی

عصر حاضر کے عظیم احمدی سائنس دان نوبیل انعام یافتہ، عالمی شہرت کے حامل مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بقضائے الٰہی اس عالم فانی سے اس عالم میں رحلت فرما گئے جو جاودانی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دنیائے سائنس میں آپ نے بلاشبہ علم و فضل کے بلند مقامات کو حاصل کیا لیکن ہمارے نزدیک وہ خاص بات جو آپ کو دنیا کے ہر دوسرے محقق اور سائنس دان سے ممتاز و منفرد کرنے والی ہے وہ آپ کا خداتعالیٰ کی وحدانیت پر کامل اور غیر متزلزل ایمان اور دین اسلام سے گہری وابستگی ہے۔ جدید سائنسی علوم کی تحصیل یا اعلیٰ ڈگریاں اور اعزازات آپ کو نہ خدا سے غافل کر سکے اور نہ ہی آپ کے صاف اور پاکیزہ دل کو کسی قسم کی انانیت، رعونت یا تکبر سے آلودہ کر سکے۔ بلکہ یہ تمام ترقیاں اور انعامات آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے حضور مزید عجز و انکسار اور شکر کے جذبات پیدا کرنے کا باعث ہوئے۔ آپ ایک سچے، مخلص اور فدائی احمدی مسلمان تھے اور اس پر بجا طور پر فخر کرتے اور برملا اس کا اظہار کرتے تھے۔ اسلام اور سائنس کے موضوع پر آپ کے ایک لیکچر کا پہلا جملہ یوں شروع ہوتا ہے کہ "ابتداء اس اقرار سے کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ اور عمل اسلام پر ہے"۔ اسی طرح آپ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

> "There is no conflict between the study of nature, and the study of Islam. A study of these natural laws, and seeing how they operate is a form of prayer and gratitude to Allah."

اسی طرح لکھتے ہیں:

> "In my view Ahmadiyyat is pure Islam and as Islam is the glorification of Allah, I find no conflict between Ahmadiyyat and my pursuit of science".

دین اسلام سے آپ کی یہ وابستگی آپ کا ایسا امتیاز تھی کہ غیر بھی اسے دیکھ کر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ چنانچہ برسٹل یونیورسٹی انگلینڈ کے پروفیسر جان زیمان نے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری عطا کئے جانے کے موقعہ پر جو خطاب کیا اس میں انہوں نے کہا کہ:

> "عبدالسلام کی زندگی اور کارہائے نمایاں دونوں میں ایک ہی تصور کارفرما ہے اور وہ ہے ارتباط اور اتحاد۔ عبدالسلام دین اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی کو نظریہ وحدت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ وحدت جو کہ فطرت میں رچی بسی ہے اور بنی آدم کو اتحاد کے رشتوں میں منسلک کئے ہوئے ہے"۔

آپ یقیناً عصر حاضر میں دنیائے سائنس کے مہر درخشاں تھے۔ آپ کی سائنسی تحقیقات کا مرکزی نکتہ بھی توحید تھا اور عملاً بھی آپ نے اپنی ساری زندگی ایک بااخلاق، باکردار سچے موحد مسلمان کی حیثیت سے گزاری۔

ہمیں کامل امید ہے کہ مولا کریم آپ کا شمار ان اولوالالباب میں فرمائے گا جو اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اللہ کا ذکر کرتے اور اس کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی طرف سے آنے والی سچائیوں کو تسلیم کرتے اور اس سے مغفرت اور رحمت کے طلب گار رہتے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ مسلمہ کو ایسے ہی اہل علم اولوالالباب کی ضرورت ہے جو کسی لمحہ بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوں اور اس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں کو اپنے نقطہ عروج تک پہنچائیں۔ اور اس دنیا میں بھی علم و معرفت کی بلندیوں کو حاصل کریں اور جب اس دنیا سے رخصت ہوں تو ان کی وفات اللہ کے ہاں مزید رفعتوں کے حصول کا موجب ہو۔

بقیہ:۔ مختصرات

☆ سورہ الرحمان میں ذکر ہے کہ انسان کو بجنے والی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور سورہ الطارق میں ہے کہ انسان کو اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ ان دونوں امور کی کیا تشریح ہے؟

☆ شیاطین پر شہاب ثاقب کے گرنے کا ذکر قرآن میں آتا ہے۔ کیا یہ شیاطین مادی وجود ہیں اور ان کی اصل حقیقت کیا ہے؟

☆ پاکستان کے احمدیوں کے خلاف جو قانون بنا ہوا ہے کیا موجودہ حالات میں اس کے تبدیل کئے جانے کا کوئی امکان ہے؟

☆ ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کے لئے اور خاص طور پر بچوں کی تربیت کی خاطر اس کے استعمال کے سلسلہ میں احمدی والدین کی کیا ذمہ داری ہے؟

(ع ۔ م ۔ ر)

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ ,للذین احسنوا, کا ایک مطلب یہ ہے کہ ان کو ہدایت دیتا ہے جو اپنی بدیوں کو دور کر کے حسن میں تبدیل کرتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو احسان کرنے والے ہیں۔ جو دوسروں کے اندر حسن پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو جزاء کے طور پر خدا یہ توفیق بخشتا ہے کہ ان کی اپنی خوبیاں درجہ کمال کو پہنچ جاتی ہیں اور وہ ,وزیادة, کے الفاظ میں انسانی درجہ کمال کے بعد خدا کی ذات میں سفر کا دور مراد ہے جو بے انتہا ہے۔ جو لوگ بھی خدا کی خاطر حسن پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور حسن کے ساتھ لوگوں پر احسان کریں گے۔ ان کے ساتھ خدا وعدہ فرماتا ہے کہ انہیں حسن کے آخری کناروں تک پہنچائے گا اور پھر اپنے حسن کا نور ان پر اتارے گا جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ اس دعوت الی اللہ کے عرفان سے آراستہ ہو کر پھر سفر شروع کریں۔ حضور نے فرمایا کہ داعی الی اللہ اگر خدا کی خاطر دنیا میں خوبیاں پھیلانے کا عزم لے کر اٹھے گا تو خدا اس کے چہرے کو کبھی ذلیل نہیں ہونے دے گا۔ اللہ ہمیں اس مضمون کو سمجھ کر آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کہ جتنے زنگ مخفی ہیں محبت سب کی صیقل ہے

(کلام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کلیجہ ہے کہ آتش ہے یہ آنکھیں ہیں کہ بادل ہے
نہ اس پہلو مجھے کل ہے نہ اس پہلو مجھے کل ہے
گریباں چاک کر ڈالا اسی جوش محبت میں
ہزاروں حرکتیں ایسی کہ گویا عقل مختل ہے
طواف قصر جاناں میں کبھی کٹتی تھیں یہ راتیں
ہر اک زینے پہ اک سجدہ کہ یہ دلبر کی ہیکل ہے
ہنسا کرتے تھے سن کر عشق کے رستے کی سختی ہم
مگر جب خود چلے، دیکھا کہ سر تا سر ہی دلدل ہے
بجائے نیند برسوں سے مقدر میں ہے بےخوابی
عجب بستر ہے کانٹوں کا بظاہر گرچہ مخمل ہے
کسے دیکھیں؟ کہاں دیکھیں؟ جدھر دیکھا وہی وہ ہے
جو ظاہر ہے جو باطن ہے جو آخر ہے جو اول ہے
ہم اس سے ہیں وہ ہم میں ہے جدائی ہو نہیں سکتی
نظر آئی دوئی جس کو وہ خود نا اہل و احول ہے
غبار خاک پائے شہسوار عشق ہیں ہم بھی
ہماری گرد کو بھی پا نہیں سکتا جو پیدل ہے
یہ ہے پیغام مالک کا کوئی سالک کو پہنچا دے
کہ میرے غیر سے لذت تجھے زہر ہلاہل ہے
کہاں تک درپئے راحت طلب کر منبع راحت
کہ جس کو مل گیا وہ اس کو جنگل میں ہی منگل ہے
یہ جان و مال اور عزت انہی قدموں پہ جا ڈالوں
سوال وصل جاناں کا مرے پیارو یہی حل ہے
نہیں کچھ چند روزہ ہاؤ ہو کی قدر ان کے ہاں
پسند ان کو وہ الفت ہے جو دائم ہے مسلسل ہے
نہ ہو توفیق کرنے کی تو دل میں تو ارادہ ہو
کہ نیت نیک مومن کی عمل سے اس کے افضل ہے
زبور عشق میں آیت عجب یہ اک نظر آئی
کہ شب بھر سو کے لاف عشق جو مارے وہ پاگل ہے
"الست" اور "بلیٰ" کے دن ہوا تھا عہد جو باہم
نہ ہو اعلان گر اس کا تو ایماں نامکمل ہے
توجہ ہو تضرع ہو تذلل ہو تبتل ہو
نماز عشق ان ارکان سے ہوتی مکمل ہے
زکوٰۃ مال سے گر تزکیہ حاصل نہ ہو دل کا
تو گویا دے کے سونے کو لیا بدلے میں پیتل ہے
نہ دیں وہ داد روزے کی اگر "الصوم لی" کہہ کر
تو انعام "انا اجزی بہ" امید مہمل ہے
نہ جانا صرف ظاہر پر ادائے حج میں اے مسلم
کہ راز عشق ہر ہر رکن میں اس کے مقفل ہے
کبھی پھرتے ہیں کوچے میں کبھی چاروں طرف گھر کے
صفا مروہ پہ چین ان کو نہ کعبے میں انہیں کل ہے
یہاں کیا کام دیوانوں کا بستی سے نکل جائیں
جو ہیں بیتاب مرنے کو ٹھکانا ان کا جنگل ہے
کفن، احرام اور لبیک نعرہ ہے شہادت کا
حرم لیلیٰ کا محمل ہے منیٰ عاشق کا مقتل ہے
مبارکباد اے طالب کہ ظلمت گاہ عالم میں
حبیبؐ یار رہبر ہے کلام یار مشعل ہے
مشو مغموم از فکر صفائے باطن اے زاہد
کہ جتنے زنگ مخفی ہیں محبت سب کی صیقل ہے

(چوتھی قسط)

جو عالمی جہاد تمام دنیا میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ سے جاری ہے اس کی یہ روح ہے اور یہ اس کا فلسفہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سمجھنا چاہئے کہ ہم اپنی بقا کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں

اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۲۸ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی

بذریعہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن (برطانیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب تبلیغ کو اپنے درجہ انتہا تک پہنچا دیا تو کئی مرتبہ سوچا کہ جتنی میں محنت کر رہا ہوں، جس طرح میں نے پیغام ہر طرف پھیلایا ہے اس طرح اس کو پھل نہیں لگ رہے اور پھر اور ترکیبیں سوچا کرتے تھے اب یوں کرو اور اب یوں کرو تو اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"اور میرے بیان کے صدق پر اللہ جل شانہ نے کئی طرح کے نشان ظاہر فرمائے اور چاند سورج کو میری تصدیق کے لئے خسوف کسوف کی حالت میں رمضان میں جمع کیا اور مخالفین سے کشتی کی طرح مقابلہ کرا کے آخر ہر ایک میدان میں اعجازی طور پر مجھے فتح دی اور دوسرے بہت سے نشان دکھلائے جن کی تفصیل رسالہ سراج منیر اور دوسرے رسالوں میں درج ہے لیکن باوجود نصوص قرآنیہ و حدیثیہ و شواہد عقلیہ و آیات سماویہ پھر بھی ظالم طبع مخالف اپنے ظلم سے باز نہ آئے اور طرح طرح کے افتراؤں سے مدد لے کر محض ظلم کی رو سے تکذیب کر رہے ہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۴۴)

اور یہ واقعہ ہے جوں جوں جماعت آگے بڑھ رہی ہے اور تیزی سے بڑھ رہی ہے اب یہ ازراہ ظلم تکذیب کرنے کا پیشہ زیادہ ہی مولوی کچھ اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ نئی نئی نسلیں ان میں شامل ہو رہی ہیں۔ نئی نسلوں کو اس تکذیب کی تربیت دی جا رہی ہے۔ ربوہ میں بھی پچھلے دنوں ایک باقاعدہ کلاس منعقد کی گئی مولویوں کی اور نوجوان لڑکوں کو پکڑ کے ان کو کہا گیا کہ اگر تم پندرہ دن یہ کلاس اٹینڈ کر لو جس کے پیسے بھی ان کو دئے گئے، جیب خرچ بھی دئے گئے، سب کچھ انتظام تھا تو تم قادیانیت پر فتح پانے کی ایسی طاقت رکھو گے کہ کوئی قادیانی تمہارے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ سکھانے والوں کی اپنی حیثیت یہ ہے کہ وہ احمدی بچوں کے سامنے بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ اگر ٹھہر سکتے تو قانون بنا بنا کر ان کی تبلیغ کی راہ میں روکیں کیوں ڈالتے۔ ان کی بزدلی ہے جو قانون کے سہارے ڈھونڈ کر احمدیوں کی زبانیں بند کروا رہی ہے۔ محض جھوٹی تعلیات ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ چھوٹے چھوٹے احمدی بچوں کو بھی خدا نے یہ توفیق بخشی اور بارہا بخشی ہے کہ بڑے بڑے مولویوں کی زبانیں بند کر دیں۔ پس انہوں نے یہی سوچا کہ ان کے ہاتھوں اپنی جو زبانیں بند کروائیں، قانون کے ہاتھوں ان کی زبانیں کیوں نہ بند کروا دیں۔ اور پاکستان میں جہاں یہ دعاوی کر رہے ہیں کہ تمہارے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکے گا یہ سب کارروائیاں کر بیٹھے ہیں لیکن بند زبانیں بول رہی ہیں یہ مشکل پڑ گئی ہے۔ وہ خلوص بول رہا ہے، وہ صداقتیں بول رہی ہیں جن کو لفظوں کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ وہ خوشبوؤں کی طرح جسم سے پھوٹتی ہیں۔ اب ان کے خلاف چارہ کرنے کے لئے ایک نیا جوش لے کر اٹھے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ واویلے اور شور سے ہم ان دائمی آوازوں کو دبا دیں گے جو صداقت سے خود بخود اٹھا کرتی ہیں، لیکن نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ظالم طبع یہ سب کچھ ہو چکا۔

اور یہ ۹۴ء کا سال وہ سال ہے جس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں چاند اور سورج نے گواہی دی تھی اور اس گواہی کے باوجود پھر وہ ظالم اور منکر لوگ تھے جو اپنے انکار پیشہ سے باز نہ آئے۔ فرماتے ہیں کہ:

"لہٰذا اب مجھے اتمام حجت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے اور امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے اور یہ تفرقہ جس نے ہزارہا مسلمانوں میں سخت عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے رو باصلاح ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردان باصفا کی خدمت میں اللہ جل شانہ کی قسم دے کر التجا کی جائے کہ وہ میرے بارے میں اور میرے دعوے کے بارے میں دعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رؤیا صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں کثرت اس طرف نکلے کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے تو بےشک تمام لوگ مجھے مردود اور مخذول اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کر لیں اور جس قدر چاہیں لعنتیں بھیجیں ان کو کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا"۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم ـ ۱۴۴)

یہ جو عبارت ہے یہ کسی پہلے چیلنج کی تکرار نہیں ہے، ایک فرق کے ساتھ ہے۔ ایک چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مناظرے کا دیا تمام دنیا، ہندوستان کے علماء اور دوسرے علماء کو اور بڑے بڑے مناظرے کئے اور فرما رہے ہیں دیکھو کتنی محنتیں اٹھائیں اور جس طرح ایک پہلوان کشتی کرتا ہے اس طرح ایک ایک میدان میں میں گیا اور میں نے خود کشتیاں کیں اور جیتا ہوں۔ خدا نے مجھے فتح نصیب فرمائی لیکن یہ ظالم کچھ نہیں سمجھ سکے۔ پھر آسمان سے نشانات نازل ہوئے اور اب دیکھ لو کہ چاند اور سورج نے کیسے گواہی دے دی مگر پھر بھی یہ باز نہیں آ رہے تو ان کو دوبارہ چیلنج نہیں ہے، ان بدنصیب مولویوں کا ذکر بھی یہاں نہیں ہے، غور سے پڑھو یہ لکھا ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء اور مردان باصفا کی خدمت میں گزارش ہے۔ اس لئے یہ حربہ آپ نے اگر استعمال کرنا ہے تو پہلے اس کو سمجھیں، سرسری نظر سے پڑھ کر یونہی نہ ہر ایک کو چیلنج دیتے پھریں کہ دعا کر لو اور تمہیں خدا تعالیٰ صحیح بتا دے گا۔ دعا کرنے والے کا جو ٹیڑھا پن ہے وہ خود جب اس کی راہ میں حائل ہو جائے اس لئے کہ خدا ٹیڑھے آدمیوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا تو اس کے استخارے اس کے کیسے کام آ سکتے ہیں۔ ابتدائی شرط ہی وہ پوری نہیں کر رہا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو میں گمراہ ٹھہرا دوں کوئی دنیا کی طاقت اس کو ہدایت نہیں بخش سکتی۔ تو جس کے لئے خدا سے ہدایت اترنی ہی نہیں وہ ٹیڑھے مزاج کا بدبخت ہے، بدنصیب ہے، ہمیشہ سے ہدایت سے کورا چلا آ رہا ہے، ضد اور تعصب کی راہ سے اللہ اور اللہ والوں کی مخالفتیں کر رہا ہے اور اسی پر فخر کرتا ہے۔ اس کو آپ کہیں کہ تم دعا کر لو تو خدا تمہیں دکھا دے گا یہ بڑی بےوقوفی کی بات ہوگی۔ اس سے پہلے کچھ تیاری ہوتی ہے جس میں صالحیت کے آثار دیکھے جاتے ہیں اس کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ پس یہ ساری باتیں لمبی جدوجہد کے بعد آہستہ آہستہ ابھر کر، کھل کر منصہ شہود پر واضح ہو گئی ہیں اور اس سارے تجربے سے فائدہ ہم نے اٹھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بعد ایک سلسلہ شروع کیا مشائخ، صلحاء اور بزرگوں کے نام خطوط کا، ایسے لوگ جن سے آپ کو نیک توقعات تھیں۔ آج کل بعض دفعہ لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں آدمی بڑا ضد کر رہا تھا، تعصب کر رہا تھا، یہ کہتا تھا وہ کہتا تھا میں نے کہا اچھا دعا کر لو اور دعا کے بعد اس نے کہا مجھے تو جواب آ گیا کہ نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا ہے۔ تو اس کے جھوٹ پر جو مزید مہر لگوا دی تم نے، یہ اپنی نادانی سے لگوائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایسے لوگوں کے لئے اس دعا کی ہدایت نہیں فرمائی۔ نیک دل، پاک فطرت لوگ بہت کثرت سے ابھی بھی موجود ہیں، علماء میں بھی ہیں مگر وہ جو صوفی منش ہیں جن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف موجود ہے۔

آج ضرورت ہے دعوت الی اللہ کے سلسلے میں عام تبلیغ جو آپ جس طرح بھی کر رہے ہیں اس کو بھی حکمت سے جاری رکھنا ہے مگر حکمت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ اچھے لوگوں کی تلاش کریں اور ان میں بیج بوئیں اور ایسا بیج بوئیں کہ آسمان سے اس بیج کی نشوونما کے لئے اللہ کی رحمتیں اتریں۔ گویا خدا نے اپنے ہاتھ سے وہ بیج اس کے دل میں لگا دیا ہو۔ یہ وہ طریق ہے جو پہلے بھی کارگر ہوا تھا، آج بھی ہے، کل بھی ہوگا لیکن اس کے لئے جس حکمت کی ضرورت ہے اس کو کام میں لائیں، اچھے لوگوں کی تلاش رکھیں۔ جن لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں اگر ان میں آپ شرافت، حیا، انسانیت پائیں تو ان سے باادب درخواست کریں کہ یہ طریق ہے جس سے تم بھی مطمئن ہو جاؤ گے اور ہمیں بھی اطمینان ہوگا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تمہاری نفس کی روکیں جو پیدا ہو چکی ہیں اللہ کے فضل کے سوا دور نہیں ہو سکتیں۔ چونکہ تم نیک فطرت ہو، سعید ہو اس لئے ہم توقع رکھتے ہیں کہ خدا تمہیں ہدایت دے گا۔

پھر جہاں انسانی غلطی کا احتمال ہے اس کے نتیجے میں بعض غلط لوگوں کو بھی آپ یہ دعوت دے بیٹھیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھیں کتنی احتیاط سے گفتگو کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر اور اس کی مدد پر یقین ہے۔ اس کے باوجود جانتے ہیں کہ انسان غلطی سے بعض غلط قسم کے لوگوں کو بھی دعوت دے بیٹھتا ہے اور ہو سکتا ہے ان کا استخارہ الٹ پڑ جائے۔ چنانچہ فرمایا کہ پھر کثرت کو دیکھا جائے گا۔ ہم اپنے احتیاط سے شریف النفس لوگ چنیں گے، وہ نہیں جو تائید میں ہیں بلکہ شریف النفس ہیں اور دل کا تقویٰ رکھتے ہیں، دل میں ایسا خوف الٰہی رکھتے ہیں کہ جھوٹ پر دعا نہیں کر سکتے، جھوٹ کی خاطر، جھوٹ سے متاثر ہو کر ٹیڑھی نیتوں کے ساتھ دعا نہیں کر سکتے، یعنی وہ لوگ جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے "ھدی للمتقین" تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے گویا کہ ہم نے ہر طرف آواز دی "ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج" اسی مضمون کو بیان کیا ہے لیکن بدنصیب لوگ، سخت دل، پتھر زمینیں ایسی تھیں جو جواب نہ دے سکیں۔ اب ہم نے یہ سوچا ہے کہ بیج چن چن کر زرخیز زمینوں پہ ڈالیں گے اور وہ جو متقی ہیں، جن سے قرآن ہدایت کا وعدہ کرتا ہے اپنی نظر میں جہاں تک ممکن ہے ان کا چناؤ کر کے ان کو پیغام دیں گے پھر دیکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے کیسے نیک نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

اب دیکھئے اس کے نتیجے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رابطے کئے نیک صلحاء اور بزرگوں سے، تو حیرت انگیز نتیجے اس کے ظاہر ہوئے۔ بڑی بڑی عظیم گواہیاں آسمان سے اتریں اور ایسے لوگوں کے دلوں میں اتریں جو لاکھوں کے امام تھے اور جن کے متعلق ان کے مرید اس وقت سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ مسیح موعود کی اتنی شدید مخالفت کے زمانے میں یہ تائید کی جرات کریں گے۔ اور ان کے متعلق آج سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ اتنی بڑی بڑی گدیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بڑی جرات کے ساتھ اس وجہ سے مسیح موعودؑ کی تائید کی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے استخارے کئے اور جب استخارے کئے تو ان پاک لوگوں

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

New
Ar-Raheem
JEWELLERS

Your own jewellery showroom in Pakistan.

Khurshid Market, Hyderi.
Karachi.
Phone: 664-0231, 664-3442
Fax: (92-21) 664-3299

کو خدا تعالیٰ نے خود ہدایت فرمائی۔ اب اس کی چند مثالیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ آپ کو یقین ہو کہ یہ طریق وہ ہے جو طے شدہ طریق ہے۔ پہلے اس پر سفر ہو چکے ہیں اور یہ کامیابیوں کی منزلوں کی طرف لے کے جاتا ہے اگر اس کے تقاضے پورے کریں۔ ہر رستے کے چلنے کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، ان تقاضوں کو آپ پورا کریں اور یقین جانیں کہ لازماً کامیابی کی بلند تر منازل آپ کے قدم چومنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔

حضرت بابا غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والے جن کے آج بھی لکھوکھہا مرید ہیں اور بعض گدیاں ان کی مرید ہیں یعنی بابا غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف والوں کے نیچے، ان کے تحت ایسی گدیاں ہیں جو ان کے آگے مرید ہیں۔ ان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعوت دی تھی اور خدا تعالیٰ نے پھر ان کو کیا بتایا اور کس حوصلے کے ساتھ آپ کو اظہار حق کی توفیق بخشی اس کی مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اپنا ایک مکتوب ہے عربی کا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھتے ہیں:

"اعلم یا اعز الاحباب"

یہ خطاب ہے اے تمام محبوبوں سے زیادہ معزز انسان میں تجھے مخاطب ہوتا ہوں۔ جو ترجمہ ہوا ہوا ہے وہ ہے اے میرے عزیز ترین دوست۔ مگر اصل تو یہ ہے کہ "اعز" کا معنی ہے سب سے زیادہ عزت والا، سب سے زیادہ بلند تر مرتبے میں۔ تو اے تمام محبوبوں میں سب سے زیادہ عزیز اور سب سے زیادہ عزت والے انسان میں تجھے یوں مخاطب ہوتا ہوں۔

"آپ کو معلوم ہو کہ میں حصول ثواب کے لئے ابتداء سے ہی آپ کی تعظیم کرتا ہوں۔ (یہ کوئی نئی بات ظاہر نہیں ہوئی مجھ پہ میں ابتداء ہی سے حصول ثواب کی خاطر آپ کی تعظیم کرتا ہوں)

میری زبان سے آپ کے حق میں احترام اور رعایت ادب کے سوا کبھی کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ اب میں آپ کو مطلع کرتا ہوں"۔

(یہ جو خط و کتابت ہوئی ہے تو پھر جواب آیا ہے کہ میرے دل میں تو پہلے سے ہی تھا، اب بہانہ مل گیا ہے اس بات کے اظہار کا، مطلع کرتا ہوں)۔

کہ میں بلاشبہ جناب کے نیک حال کا معترف ہوں اور پورا یقین رکھتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں۔ آپ کی قابل قدر مساعی یقیناً بار آور ہونگی۔ آپ کو ملک وہاب کا فضل عطا کیا گیا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حسن عاقبت کی دعا فرمائیں۔ میں آپ کے نیک انجام کی دعا کرتا ہوں"۔

(مکتوب خواجہ غلام فرید صاحب" ۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ منقول از ارشادات فریدی جلد ۳ مقبوس ۱۷۔ صفحہ ۴۲۔ دارالمطبع مفید عام آگرہ ۱۳۲۰ھ)

یہ فرمائیں کا لفظ ترجمے میں آگیا ہے مگر کرتا ہوں یہ صرف لفظوں کا پھیر ہے معناً عربی میں تو ایک ہی ہے کہ آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔

پھر ایک دوسرا خط حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بابا غلام فرید صاحب نے لکھا اور یہ دونوں خطوط اسی زمانے میں "انجام آتھم" میں شائع کر دئے گئے۔ آج جب لوگ کہتے ہیں کہ ثبوت؟ تو بابا غلام فرید صاحب زندہ موجود تھے اور اس زمانے میں ایسی کتاب یہ شائع ہوئی ہے جس کو بکثرت شہرت ملی اور انجام آتھم کے متعلق یہی بابا غلام فرید ہیں جو ایسا واقف تھے اس کتاب سے اور اس کے مکتوبات سے کہ آپ نے گواہی دی۔ کہتے ہیں لوگ کہتے ہیں وہ پادری عبداللہ آتھم نہیں مرا میں تو اس کی لاش اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ یعنی مرزا صاحب کی پیش گوئی اس شان سے پوری ہوئی ہے کہ بظاہر تمہیں زندہ دکھائی دیتا ہے مجھے تو گلی سڑی لاش کے طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ اس میں آپ نے یہ شائع فرمایا ہے اور پھر دوسرا خط جو ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔

"بخدمت جناب میرزا صاحب عالی مراتب مجموعہ محاسن بیکراں"

(یعنی ایسے محاسن، حسن کا مجموعہ، خوبیوں کا مجموعہ جن کا کوئی کنارہ نہیں ہے لامتناہی ہے)

"مستجمع اوصاف بے پایاں"

(وہ اوصاف جو بے انتہا گہرے ہیں ان کی تہہ تک کوئی اتر نہیں سکتا ان کو آپ نے اپنی ذات میں اکٹھا کیا ہوا ہے)

"مکرم معظم برگزیدہ خدائے احد"

(اے عزت کے لائق، اے تعظیم کے لائق وجود جس کو خدا نے خود چنا ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا واضح گواہی ہو سکتی ہے۔ اور ایک ایسے بزرگ کے قلم سے یہ باتیں نکلی ہیں جن کے اوپر بے حد دباؤ ڈالا گیا کہ ایک ہی کلمہ تکفیر کہہ دیں لیکن آپ نے ان علماء کے دباؤ کی اور ان مشائخ کے دباؤ کی کوڑی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور عجیب بات ہے کہ اس کے باوجود ان کا مرتبہ اتنا تھا کہ کوئی شخص ان سے الگ نہیں ہوا۔ برداشت کر گیا ہے ان باتوں کو ورنہ آج کل تو چھوٹا سا پیر بھی کوئی ایک بات معمولی سی کر کے دیکھے تو لوگ اس کو گدی سے اٹھا کے باہر پھینک دیں گے اور بڑے پیر کو تو جرات ہی کوئی نہیں۔ تقویٰ نام کو نہیں رہا کہ وہ ایسی بات کر سکے جتنا بڑا پیر اتنا ہی زیادہ وہ دنیا سے خائف ہے اور اپنے مریدوں سے خائف ہے۔ وہ دیکھیں عظمتیں کیسی کیسی تھیں تقویٰ کی عظمتیں ہیں۔ یہ فرماتے ہیں)

"جناب مرزا غلام احمد صاحب متع اللہ الناس ببقاءہ و سرنی بلقاء ہ وانعمہ بآلاء ہ" (فرماتے ہیں کہ اے محبوب میری دعا ہے کہ اللہ تیری بقاء سے بنی نوع انسان کو فائدے پہنچائے اور بھی زیادہ فائدے پہنچائے اور تیری ملاقات سے مجھے خوش کر دے اور اے وہ وجود جس پر اللہ تعالیٰ کی آیات اترتی رہیں، نئے نئے تازہ تازہ نشان نصیب ہوتے رہیں) "گوش محبت نیوش ہر قدر کہ از غایت کار آں مکرم ذخیرہ آگاہی" (یہ اب فارسی کلام شروع ہو گیا ہے۔ کچھ فارسی جاننے والے کہیں میری غلطیاں ہی نہ نکالنے لگ جائیں بہتر ہے کہ میں ترجمے کی طرف واپس آجاؤں)

"بخدمت جناب عالی مراتب مرزا غلام احمد صاحب جو بے پایاں خوبیوں کا مجموعہ اور غیر محدود اوصاف کے جامع مکرم و معظم اور خدائے احد کے برگزیدہ بندے ہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپ کی زندگی سے بہرہ ور فرمائے اور مجھے آپ کی ملاقات کا موقع دے کر مسرور فرمائے اور اللہ آپ کو اپنی نعماء سے نوازے" (یعنی مختلف آیات کی اپنے نشانات کی نعمتوں سے نوازے)

"جس قدر میں آنمحترم کے کارناموں سے آگاہی پاتا ہوں اسی قدر میرا الفت شعار دل آپ کے لئے خلوص میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ عنایت ایزدی سے ایسے اسباب پیدا ہوں، وہ نیک ساعت آئے جب بعد مکانی کے پردے دور ہوں اور لمبی مسافت کا نقاب درمیان سے اٹھ جائے" (یعنی آپ سے ملاقات میسر ہو)۔ (ایضاً مقبوس نمبر ۵۹، صفحہ ۱۲۷ تا ۱۲۹)

پس یہ وہ وجود ہیں جو ملاقات ظاہری تو نہیں کر سکے مگر ایک ان کو اپنا مرتبہ حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی محبت میں اور ان کی پاک فطرت کی تعریف میں ایسے کلمات کہے ہیں کہ گویا دور بیٹھے بھی ان کو صحابہ کا مرتبہ حاصل ہو گیا۔ ہر دور کے الگ ناموں کے اویس قرنیؓ ہوا کرتے ہیں، یہ بھی انہی میں سے ایک وجود تھے جو اویس کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت رکھتے تھے۔

ایک دفعہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور دیگر علماء حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جاری کردہ فتویٰ کفر ساتھ لے کر گئے۔ اس پر بڑے دستخط کروائے جا رہے تھے ہر طرف سے علماء کے۔ تو جب خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ منت درخواست کی کہ آپ بھی اس پر دستخط فرما دیں ہم اور کچھ نہیں چاہتے صرف ایک دستخط کر دیں۔ خواجہ صاحب نے ان کو یہ فرمایا۔ یہ کتاب اشارات فریدی جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۷۹ پر درج ہے لیکن اس اشارات فریدی میں چونکہ بعد میں تحریف اور تبدیلی ہو چکی ہے اس لئے پرانا نسخہ دیکھیں تو اس میں یقیناً ملے گا۔ آجکل جو شائع کر رہے ہیں اس میں اس کو محرف مبدل کر دیا ہے اور وہ جرم جو یہود کیا کرتے تھے اب مماثلت زیادہ ان سے جتانے کے لئے، ثابت کرنے کے لئے ویسے ہی جرائم یہ ہر طرف کر رہے ہیں ہر معاملے میں کرنے شروع کر چکے ہیں۔ صرف ایک قرآن میں لفظی تحریف نہیں کر سکتے مگر معنوی کرتے ہیں اور بعض حدیثوں کی کتب سے بعض حدیثیں غائب کرنی شروع کر دی ہیں کہ جو جماعت احمدیہ کے مؤقف کی تائید کرتی ہیں۔ تو حضرت بابا صاحب کو تو انہوں نے معاف نہیں کیا اس معاملے میں۔ اس لئے میں توجہ دلا رہا ہوں کہ جہاں اشارات فریدی جلد ۳ لکھا ہوا ہے ہمارے حوالے دینے والوں میں بھی ایک کمزوری ہے کہ سن طباعت اور مطبع کا نام نہیں لکھتے اور یہ ایک ایسا نقص ہے جسے علمی دنیا میں بہت ناپسند کیا جاتا ہے۔ سارے حوالے ایسے بے کار سمجھے جاتے ہیں جن میں کتاب کی ایسی تعیین نہ ہو سکے جس سے اس حوالے تک پہنچنا یقینی امر ہو جائے۔ مختلف وقتوں میں طباعت ہوتی ہے پتہ نہیں کس نے کس وقت کیا چیز داخل کر دی، کیا چیز نکال دی۔ تو بہر حال ایسی اشارات فریدی جو پہلے وقتوں کی چھپی ہوئی ہے جو میں نے خود بھی دیکھی ہے، ہماری لائبریریوں میں محفوظ ہے اس کا یہ حوالہ ہے۔ وہ کہتے ہیں، جواباً انہوں نے یہ کہا۔

"میرزا غلام احمد قادیانی حق پر ہیں اور اپنے معاملہ میں صادق اور راستباز ہیں۔ وہ تو آٹھوں پہر اللہ سبحانہ کی عبادت میں مستغرق اور ترقی اسلام اور دین کی سربلندی کے لئے بدل و جان کوشاں رہتے ہیں"۔

ان مولویوں کے دل پر کیا گزری ہوگی؟ اندازہ کریں۔ بڑے بڑے مولوی جتھے بنا کر گئے اور ان کا مقام بھی آپ سمجھیں کتنا بڑا مرتبہ اور مقام تھا کسی کو سامنے چوں کرنے کی مجال نہیں ہوئی۔ اتنی کھلم کھلا تصدیق اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں، اپنے کانوں سے سن رہے ہیں وہ دلوں پہ مونگ دل رہی ہے لیکن مجال ہے جو سامنے سے ایک آواز بلند کر سکے۔ یہ دنیا سے ڈرنے والے لوگ ہیں اور اس وقت بھی خدا سے نہیں ڈر رہے تھے، ان کے مرتبے اور مقام سے ڈر رہے تھے۔ خدا سے ڈرتے ہوتے تو اسی وقت سارے کے سارے احمدی ہو جاتے یا مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب سے کم سے کم ہاتھ ہی کھینچ لیتے لیکن اسی طرح پھر اگلے بزرگ کے پاس، پھر اگلے مزعومہ بزرگ کے پاس چلے گئے۔

مگر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بابا غلام فرید صاحب کا کوئی معمولی مرتبہ اور مقام نہیں ہے۔ ایک چھوٹے موٹے کسی کو جرات ہی نہیں ہو سکتی تھی اگر وہ ایسی بات کرتا تو اس کا منہ توڑتے لیکن اسی طرح ادب کو قائم رکھتے ہوئے خاموشی کے ساتھ واپس چلے گئے۔

کہتے ہیں: "ان میں کوئی بات ناپسندیدہ اور قابل مذمت نہیں" (میں کس بات کی مذمت کروں) "اگر انہوں نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو یہ بھی جائز بات ہے"۔

اب بتائیے کون سی کمی باقی چھوڑی ہے اصل میں آج کل مولوی بعض کہتے ہیں کہ ان کو پورا پتہ نہیں تھا تو اس عبارت کو پڑھنے کے بعد کوئی شک باقی رہ جاتا ہے ہے؟ اب سنئے ایک حافظ صاحب تھے، حافظ گموں کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ حضرت بابا فرید صاحب چاچڑاں شریف والوں کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ شروع ہی کئے تھے آپ نے فوراً ان کو پکڑا اور غصے میں برس پڑے۔ یہ جو برس پڑے کے الفاظ ہیں یہ دیکھئے کس طرح آپ کہتے ہیں:

"اوصاف مہدی پوشیدہ و پنہاں ہستند"

کہ او بے وقوف تجھے کیا پتہ کہ اوصاف مہدی پوشیدہ اور چھپے ہوئے ہیں۔ اب میں یہ نہیں جانتا کہ حافظ گموں صاحب اندھے تھے، ویسے روحانی تو اندھے تھے ہی مگر ظاہری آنکھ سے بھی اندھے تھے کیونکہ اکثر حفاظ اندھے ہوتے ہیں۔ اگر وہ اندھے تھے تب بھی اگر محض روحانی اندھے تھے تب بھی یہ جواب بہت خوبصورت ہے کہ "اوصاف مہدی پوشیدہ و پنہاں ہستند" تم تو اندھے ہو، کورے ہو، دیکھنے والوں کو بھی وہ اوصاف دکھائی نہیں دیتے، اتنے پوشیدہ اور پنہاں ہیں۔ یعنی تقویٰ کی باریک در باریک گہرائیاں ہیں جو اس وجود میں، مہدی میں ہونی تھیں اور اس دنیا کے سرسری آنکھ سے دیکھنے والے کو تو توفیق ہی نہیں مل سکتی کہ اسے پہچان جائے۔ "آنچناں نیست کہ در دلہاء مردم نشستہ است۔ چہ عجب کہ ہمیں مرزا صاحب قادیانی مہدی باشد"۔ (اشارات فریدی صفحہ ۱۲۳)

یعنی مہدی کی صفات پوشیدہ و پنہاں ہیں۔ وہ نہیں جو لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ وہ جو تمہارے دلوں میں، لوگوں میں بیٹھی ہوئی ہیں وہ یہ صفات نہیں ہیں وہ اور صفات ہیں۔ یہ کون سے تعجب کی بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ہی مہدی ہوں۔ تو جہاں فرمایا کہ تعجب کی بات ہے پتہ چلتا ہے کہ پوری طرح تائید اور تصدیق فرما رہے ہیں۔ ان دونوں حوالوں کو اکٹھا کر کے پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے ایک ذرہ بھر بھی آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں شک نہیں تھا۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

خطبہ جمعہ

خدا کی طرف بلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں عالمی صفات ہوں۔ وہ ہر قسم کے تعصبات سے پاک ہو۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۶ء مطابق ۱۱ اخاء ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام اوسلو (ناروے)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۴﴾

(سورہ فصلت : ۳۴)

اگرچہ آج کل تمام دنیا میں دعوت الی اللہ پر زور دینے کی شدید ضرورت ہے اور آسمان سے جو ہوائیں چل رہی ہیں وہ دعوت الی اللہ کی ممد اور معاون ہیں اور انہی ہواؤں کی برکت ہے کہ جماعت احمدیہ کی کوششوں کو پھل لگ رہے ہیں ورنہ پھل دار ہوائیں اگر خدا نہ چلائے تو وہ کھیتیاں بھی جو بیجوں تک پہنچ جاتی ہیں وہ بیجوں سے خالی مرجایا کرتی ہیں۔ ایسی ہوائیں بھی ہم نے پنجاب میں چلتی دیکھی ہیں کہ کھیتیاں پھل لانے پر تیار ہوں تو ایسی جنوبی ہوا چلتی ہے جو ان کے پھلوں کو وہیں سکھا دیتی ہے اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہی ہے جو جب چلتی ہے تو محنتیں پھل لاتی ہیں بلکہ محنتوں سے بہت زیادہ پھل نکلتے ہیں اتنے کہ ان کو محنتوں سے کوئی نسبت باقی نہیں رہتی۔ یہی وہ عالمی دور ہے دعوت الی اللہ کا اور اس کے پھل دار ہونے کا جس دور کی طرف میں سب جماعت کو بار بار بلا رہا ہوں اور متوجہ کر رہا ہوں۔

ناروے میں بھی مجھے اسی مضمون پر آپ سے کچھ کہنا ہے لیکن اس سے پہلے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ناروے کا یہ خطبہ تمام دنیا میں ٹیلی ویژن کے ذریعے دیکھا اور سنا جا رہا ہے اور اس کے لئے اگرچہ جماعت کا فیصلہ تھا کہ جو بھی خرچ ہو جماعت برداشت کرے گی مگر ناروے کے تین مخلصین نے پیش کش کی کہ ان کی خواہش ہے کہ یہ تینوں خطبات ان کے مشترکہ خرچ پر ہی تمام دنیا کو بھجوائے جائیں یعنی عالمی طور پر نشر کئے جائیں اس لئے میں نے ان کی یہ پیش کش قبول کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ میں یہاں کے ٹیلی ویژن کے سربراہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، میں یہ نہیں جانتا کہ پورے ٹیلی ویژن کے سربراہ ہیں یا اس شعبے کے سربراہ ہیں جس کے ذریعے سے ہمیں یہ سہولت مہیا ہوئی ہے مگر وہ بہت ہی مخلص اور نیک طبیعت انسان ہیں۔ ان سے ہمارا پہلے ایک دفعہ رابطہ ہوا اور اس سلسلے میں ان کے تعاون کی ضرورت پیش آئی جو انہوں نے بڑی خوشی سے مہیا کی۔ اب دوبارہ جو ہم نے ٹیلی ویژن کے یہاں سے پروگرام اٹھانے کا ان سے ذکر کیا اور تعاون چاہا تو باوجود اس کے کہ بہت ہی مشکلات حائل تھیں اور کئی چیزیں ایسی وقت پر مہیا نہیں تھیں جن کے ذریعے یہ انتظام ہو سکتا مگر انہوں نے اپنے فرائض منصبی سے ہٹ کر ذاتی اخلاص سے کوشش کی اور آج اللہ کے فضل کے ساتھ یہ ممکن ہوا ہے کہ ہم اس خطبے کو تمام عالم کے لئے ٹیلی وائز کر رہے ہیں تو ایسے نیک طبع لوگ دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ انہیں اور بھی نیکی اور اپنے قرب کی راہیں عطا فرمائے۔

اب میں اس مضمون کی طرف پھر واپس آتا ہوں۔ ناروے کا جو مسئلہ ہے وہ بعض اور شمالی یوزپین کی طرح زیادہ سنگین ہے۔ اگرچہ یورپ میں بلکہ سب دنیا ہی میں دہریت کی ہوائیں چل رہی ہیں اور خدا عملاً انسانی زندگی سے الگ ہو چکا ہے مگر بعض ممالک میں یہ دہریت کا زہر باقی ممالک کے مقابل پر زیادہ گہرا جا چکا ہے اور اس نے تمام فضا کو مسموم کر دیا ہے۔ ان ممالک میں شمالی یورپ میں سوئٹزرلینڈ بہت آگے ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے تمام تعلیمی ادارے عملاً دہریت کی آماجگاہ بن چکے ہیں اسی طرح شمالی یورپ میں سب سے زیادہ اس PANENSULA کو دہریت میں آگے بڑھنے کی توفیق تو نہیں کہنا چاہئے، آگے بڑھنے کی جسارت ہوئی ہے یعنی سکنڈے نیوین PANENSULA ڈنمارک سے لے کر ناروے کے شمال تک باقی شمالی ممالک کے مقابل پر دہریت میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں اور ان کے بھی تعلیمی ادارے ہیں زیادہ تر جو دہریت کی آماجگاہ ہیں۔ اس وجہ سے ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی طرف بلانا ایک مشکل کام ہے اگر اس کا سلیقہ نہ ہو اگر انسان صورت حال کا تجزیہ کرکے مناسب رستے اختیار نہ کرے اس وقت تک جب تک ایسا نہ ہو ان لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا ممکن نہیں ہے۔ بہت طرح سے، بہت طریقوں سے ان جگہوں پر کوششیں کی گئیں اور ان سارے ممالک میں وہی ایک ہی ردعمل ہے یعنی سوئٹزرلینڈ ہو یا ڈنمارک یا سویڈن یا ناروے۔ جو قسمت سے پھل ملتا ہے وہ اللہ کے فضل سے اچھا ہوتا ہے لیکن بہت شاذ کے طور پر ملتا ہے اور جماعتی لحاظ سے ان چاروں ممالک میں کوئی مقامی ایسے مخلصین پیدا نہیں ہو سکے جو اپنی جماعت بنا سکیں اور جن کو کہا جا سکے کہ یہ اس ملک کے باشندے ہیں اور ملک کے باشندوں کے لحاظ سے ان کی ایک بڑی جماعت ہے۔ کہیں کچھ آتے بھی ہیں تو چلے بھی جاتے ہیں اور آکر قرار پکڑنے والے جو ہیں اگرچہ ان کا معیار اللہ کے فضل سے بہت اونچا ہے اور وہ سچے خدا کے مخلص بندے ہیں لیکن شاذ کے طور پر ہیں، بہت ہی کم تعداد ہے۔

اس پہلو سے فکر کی بات ہے لیکن مایوسی کی بات نہیں۔ فکر کی اس پہلو سے کہ ہمیں معلوم کرنا چاہئے کہ کون سے طریق ہیں جن سے ان قوموں کو دین کی طرف بلایا جا سکتا ہے۔ اس آیت کریمہ سے متعلق، جس کی میں نے تلاوت کی ہے، میں پہلے بھی اس مضمون پر روشنی ڈال چکا ہوں کہ قرآن کریم نے کسی حکمت کے پیش نظر دعوت اسلام کا ذکر نہیں فرمایا، کسی مذہب کا نام نہیں لیا بلکہ دعوت الی اللہ کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو بھی داعی الی اللہ کے طور پر پیش فرمایا گیا ہے۔ اس میں بہت گہری حکمت ہے۔ اور بہت بڑی غلطی ہوگی اگر ہم اس حکمت کو نظرانداز کرکے کوئی تبلیغی منصوبہ بنائیں۔ وہ قومیں جو مذہب سے دور جا چکی ہیں ان میں بہت حد تک ان مذاہب کے بگڑے ہوئے عقائد کا تعلق ہے جو ان کی عقل سے متصادم ہو چکے ہیں۔ پس ان کا دہریہ ہونا ویسا قصور نہیں جیسا کہ سرسری نظر سے دکھائی دیتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر ایک مذہبی پس منظر بگڑ چکا ہو، اگر اس میں سے معقولیت کلیتًا خارج ہو چکی ہو، اگر انسانی سوچ اور فکر سے مذہبی عقائد متصادم ہو جائیں تو ایسی جگہوں میں مذہب کا پایا جانا ان کی خوبی نہیں ہے بلکہ ان کی دماغی حالت کے خلاف ایک الزام ہے کہ یہ بڑے بےوقوف اور کم نظر لوگ ہیں جو ایسے الجھے ہوئے بیوقوفوں والے عقائد پر اس قدر شدت کے ساتھ عمل پیرا ہیں۔ پس یہ صورت حال ہے جس کا ہمیں تجزیہ کرنا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یورپ میں ہر جگہ جہاں بھی دہریت پھیلی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد ہیں اور یہ سلسلہ آج اور کل کی بات نہیں صدیوں سے شروع ہے اور مسلسل عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد کے خلاف یورپ کے دانشوروں نے احتجاج کئے اور جب ان احتجاجات کے نتیجے میں اولین طور پر ان کو سزائیں دی گئیں اور ان سزا پانے والوں میں بہت بڑے بڑے ان کے چوٹی کے سائنسدان بھی ہیں جن میں نیوٹن بھی ہے ایک۔

بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ نیوٹن نے مذہب کے خلاف نہیں بلکہ عیسائیت کے خلاف بغاوت کی تھی اور عیسائیت کے خلاف نہیں بلکہ عیسائیت کے بگڑے ہوئے عقائد کے خلاف بغاوت کی تھی۔ نیوٹن کو کیمبرج یونیورسٹی میں پروفیسر شپ عطا ہوئی اور اس کے ساتھ بڑے بڑے فوائد بھی وابستہ تھے لیکن نیوٹن چونکہ بےحد ذہین انسان تھا خدا تعالیٰ نے اسے چوٹی کا دماغ دیا تھا اور تقویٰ عطا کیا تھا یعنی جس بات کو سچ نہیں سمجھتا تھا اس پر ایمان نہیں لاتا تھا یہی وجہ ہے کہ آج کے دور میں جو اس نئے، جدید سائنسی دور کا جد امجد ہے وہ نیوٹن ہے۔ آئن سٹائن نے بھی کام کئے اور بھی بڑے بڑے دانشور یہاں پیدا ہوئے ہیں مگر نیوٹن کے مقام سے اس کو ٹلا نہیں سکتے۔ تو بلاشبہ اس نئے سائنسی دور کا جد امجد ہے جس نے بہت ہی حیرت انگیز انکشافات کئے اور قدرت کو جیسی صفائی کے ساتھ، جیسے روشن دماغ سے وہ سمجھا، کم اس کی نظیر دنیا میں ملتی ہے۔ پس نیوٹن نے جو ایک عیسائی تھا اور TRINITY یعنی تثلیث کے عقیدے پر پیدا ہوا تھا اس نے جب غور شروع کیا تو، اب اس کی وہ نوٹ بک بھی شائع ہو چکی ہے جس نوٹ بک پر اس نے حاشیے پر تحریریں لکھی ہیں، غور کرتے کرتے وہ کہتا ہے کہ مجھے یہ بات اب کسی طرح قبول نہیں ہے کہ خدا تین ہوں کیونکہ ساری کائنات کا مشاہدہ ایک خدا کی گواہی دے رہا ہے اور جو دلائل ہیں عیسائیت کے وہ ثابت کر رہے ہیں کہ ان دلائل کا مسیح کی عیسائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب دیکھیں ایک دانشور ایسا ہونا چاہئے۔ لمبے عرصے تک تحقیق کی، صرف سائنس کی گواہی پر عیسائیت کو رد نہیں کیا بلکہ پھر جستجو کرتا ہوا مسیح تک پہنچا ہے اور بائبل کی اولین آیات پر جن پر درحقیقت عیسائیت کی بنیاد ہے

اور پھر پرانی بائبل یعنی تورات پر اور اس کے بعد دوسری کتب پر سب پر گہرے مطالعہ کے بعد اس نے غور کیا ہے۔ پس عہد نامہ جدید ہو یا قدیم دونوں کا مطالعہ کرکے ان کے حوالے نکالے اور قطعی طور پر ثابت کیا کہ یہ عیسائیت نہ عہد نامہ قدیم سے تعلق رکھتی ہے، نہ عہد نامہ جدید سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ بگڑے ہوئے عیسائی پادریوں کے دماغ کی پیداوار ہے اور اس پر میں ایمان نہیں لا سکتا۔ ایک ہی خدا ہے جو موسیٰ کا بھی خدا تھا اور عیسیٰ کا بھی خدا تھا اور ان میں کوئی تفریق نہیں ہے، ساری کائنات کا وہی خدا ہے۔ جب اس عقیدے کا اس نے اعلان کیا تو باوجود اس کے کہ وہ علمی لحاظ سے بہت ہی چوٹی کا انسان بلکہ ایسا انسان جس کی ساری دنیا میں قدر کی جاتی تھی اس کو پروفیسر شپ پیش کرکے یونیورسٹی نے اپنا فخر سمجھا تھا کہ ہماری یونیورسٹی میں یہ پروفیسر بن کر آجائے لیکن اس کو بے عزت کرکے یونیورسٹی سے نکالا گیا۔ اس کے خلاف باقاعدہ چرچ کی طرف سے ریزولیوشن پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لامذہب ہو چکا ہے حالانکہ وہ تثلیث سے خدا کی طرف لوٹا تھا اور اس نے قطعاً پرواہ نہیں کی۔ وہ STIPEND جو اس کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے مقرر تھا ساٹھ پاؤنڈ سالانہ اس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑی چیز تھی۔ یعنی آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ساٹھ پاؤنڈ کی اس وقت کیا قیمت تھی اس نے سب قربان کر دیا مگر اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا۔ اس نے کہا ایک ہی خدا ہے اس کے سوا میں کسی اور عقیدے کا قائل ہو نہیں سکتا کیونکہ میرا دماغ اس کو تسلیم نہیں کرتا۔

"عمل صالحاً" اور دعوت الی اللہ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

تو یورپ کے دانشوروں نے سچائی کی قیمتیں ادا کی ہیں اور جو چوٹی کے خدا پرست تھے ان کو عیسائیت نے دہریہ کرکے باہر نکالا ہے۔ اس کی اور بھی مثالیں ہیں یہاں بڑے بڑے دانشور جو فلسفہ دان اور حساب دان جنہوں نے خدا کی توحید کی خاطر علم بلند کیا اور عیسائیت کے غلط عقیدوں کو رد کیا ان کو ان کے مصنفین نے جو ان کی بائیو گرافی لکھنے والے ہیں، انہوں نے بھی دہریہ قرار دیا، انہوں نے کہا مذہب سے متنفر اور دور ہو چکے تھے۔ بہرحال یہ ایک بڑا دردناک باب ہے یورپ کی تاریخ کا جس کا مطالعہ ہمارے لئے کئی پیغام لے کر آتا ہے۔ اول یہ کہ یورپ کو دہریہ کہہ کر یا دہریت کی طرف مائل ہو کر کلیتہً رد کر دینا اور یہ سمجھنا کہ یہ لوگ خدا کے دشمن ہیں یہ درست نہیں ہے۔ وہ لوگ جو دہریہ کہلائے ہیں ان میں بڑے بڑے خدا پرست تھے انہوں نے اپنے توحید کے عقیدے کی قیمت ادا کی ہے۔

اور آج بھی اکثر جو دہریہ ہو چکے ہیں یہ سوچ کر کہ وہ دہریہ ہیں وہ مذہب کو مانیں گے نہیں اس لئے ان سے ناامید ہو جانا، ان سے تبلیغ کا رابطہ قائم نہ کرنا یہ بھی بہت بڑی بے وقوفی ہوگی۔ مگر اسلام کی طرف اگر آپ ان کو بلاتے ہیں تو یہ بھی قرآنی حکمت کے خلاف ہے کیونکہ وہ لوگ جن کو خدا پر یقین نہ ہو وہ کسی مذہب کی طرف آئیں گے کیوں؟ پہلی بنیاد تو خدا ہے یعنی خدا پر ایمان کا عقیدہ۔ تو آپ لوگ بے شمار بحثیں ان سے کرتے رہیں کہ عیسائیت ایسی ہے، اسلام ایسا ہے۔ اسلام میں یہ فضیلت ہے، عیسائیت میں یہ نقائص ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی دانشوری اور عقل کی وجہ سے خدا ہی سے پیچھے ہٹ چکے ہیں کیونکہ خدا کا غلط تصور ان کو پیش کیا گیا وہ آپ کے اسلام کی کیا قدر کریں گے۔ شرافت کے ساتھ، نرمی کے ساتھ باتیں سنیں گے اور ہاں میں ہاں بھی ملا دیں گے اگلا قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اس لئے جہاں بیماری ہے اس جڑ کو پکڑنا ضروری ہے۔

پس دعوت الی اللہ کا مطلب یہ ہے ان کو اس خدا کی طرف واپس لاؤ جو ان سے کھو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کی طرف واپس لے کے آؤ۔ اگر یہاں لے آؤ گے تو پھر رسالت کا ذکر شروع ہوگا اس سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ یہی سبق خدا تعالیٰ نے ہمیں کلمہ میں دیا "لآ الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" اور "لآ الٰہ الا اللّٰہ" پر اتنا زور دیا گیا کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "من قال لآ الٰہ الا اللّٰہ فدخل الجنۃ" وہاں اپنی رسالت کا بھی ذکر نہیں فرمایا۔ کیونکہ "لآ الٰہ الا اللّٰہ" میں دراصل تمام قسم کی رسالتوں کا تصور موجود ہے۔ اگر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس معبود سے رابطہ ہوگا کیسے؟ وہ رابطہ ہے جس کا نام رسالت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ کے بعد "لآ الٰہ الا اللّٰہ" کے بعد اگلا سبق یہ سکھایا "لآ الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ" یا "اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ"۔

تو رسالت کی طرف آپ پہلے بلانا شروع کریں "لآ الٰہ الا اللّٰہ" کی طرف توجہ نہ ہو اور خالی ایسی تختی پر جو چکنی ہو چکی ہو اس پر لکھنے کی کوشش کریں، کچھ بھی لکھا نہیں جائے گا۔ وہ چکناہٹ دہریت کی چکناہٹ ہے۔ اس کو پہلے دھوئیں اور صاف کریں پھر آپ دیکھیں کہ کس طرح یہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے۔ اور دانشور اگر خدا کا قائل ہوگا تو اس کے لئے اسلام کے سوا چارہ ہی کوئی نہیں کیونکہ وہ لوگ جو عیسائیت میں متشدد ہیں اکثر بے وقوفی کی وجہ سے ہیں انہوں نے اپنے دماغ بند کر لئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں عقیدہ جو بھی ہو بس سچا ہے ہم نے ماننا ہی یہی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو انتہا پرست مسلمانوں میں بھی مل رہے ہیں، ہندوؤں میں بھی ملتے ہیں، دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہیں۔ اور ان کی انتہا پسندی ان کی بے وقوفی کا مظہر ہے جنہوں نے عقل سے کچھ سوچا ہی نہیں جنہوں نے کہا بس جو کچھ کہا گیا درست ہے، جو کچھ لکھا گیا صحیح لکھا گیا۔ اور لکھنے والے کون تھے وہ ازمنہ وسطیٰ کے وہ مذہبی راہنما یا سکالرز جنہوں نے جو سمجھا وہ لکھ لیا اور یہ سمجھے کہ یہ خدا کا نوشتہ ہے۔ پس ان کے لکھے ہوئے پر ایمان لانا فی الحقیقت خدا کے لکھے پر ایمان لانا نہیں بلکہ بگڑے ہوئے دور کے علماء کے لکھے پر ایمان لانا ہے اور سوائے بے وقوف کے کوئی ان علماء کی تحریروں پر ایمان لا ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ازمنہ وسطیٰ کے جو علماء تھے ان میں بڑے بڑے چوٹی کے بزرگ اور علماء بھی تھے مگر جن کو انہوں نے پیروی کے لئے چنا ہے ان لوگوں کو چنا ہے جن کا دنیا کے متعلق کوئی علم نہیں تھا اور باوجود علم نہ ہونے کے انہوں نے دنیا کے غلط نقشے کھینچے اور قرآن کریم کی غلط تفسیریں کیں اور قرآن کریم کی طرف وہ تحکم منسوب کیا جو قرآن میں موجود نہیں تھا یعنی جبر کے ساتھ دنیا میں اسلام پھیلاؤ، اسلام تمہیں حق دیتا ہے کہ جو کوئی بھی اسلام کے خلاف بات کرے یا کسی بزرگ کے خلاف بات کرے اس کی گردن اڑادو۔ یہ باتیں نوشتہ خدا تو نہیں تھیں، نہ تمام علماء نے لکھیں مگر جنہوں نے لکھیں ان کی انہوں نے پیروی کی اور ان کی نیک باتوں کو چھوڑ بیٹھے۔

پس اس پہلو سے بے وقوفی ہے کہ اول تو قرآن اور رسول کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے انہوں نے اسلام ازمنہ وسطیٰ کے علماء سے سیکھا اور پھر ان کی ہر اچھی بات کو رد کرتے ہوئے، بے اعتنائی کرتے ہوئے، اس سے کوئی پرواہ نہیں کی۔ صرف ان باتوں کو چنا جن میں انسان کو انسان کے خلاف نفرت کی تعلیم دی جاتی ہے، جن میں مذہب کے نام پر تشدد کی تعلیم دی جاتی ہے، جن میں مسلمان کو تحکم کا حق دیا جا رہا ہے۔ اور یہی حال عیسائیوں کا بھی ہے، یہی حال ہندوؤں کا بھی ہے کوئی مذہب بھی اس صورت حال سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ تو ایسے لوگ جو ان لوگوں کو رد کر بیٹھے ہوں ان کو اگر آپ مذہب کی طرف بلائیں گے تو جس مذہب کی طرف بلائیں گے اس مذہب کی ایک بھیانک تاریخ ان کی آنکھوں کے سامنے ابھر آئے گی۔ اسلام کی طرف بلائیں گے تو وہ سمجھیں گے خمینی کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اسلام کی طرف بلائیں گے تو قذافی کی طرف سمجھیں گے بلایا جا رہا ہے، سعودی عرب کے شہزادوں کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ ہر دفعہ جب بھی آپ اسلام کا نام لیں گے ان ممالک میں کسی ایک تصور کا ابھرنا لازم ہے۔ جیسے کہ جو ان کی درمیانی زمانے کی تاریخ ہے سپین وغیرہ کے دور کی اس میں جب عیسائیت کا نام لیتے ہیں تو سپین کے ظالم بادشاہوں کا تصور انسان کی نظر کے سامنے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور اسی تصور کو انسان عیسائیت کا نمائندہ سمجھتا ہے۔ پس اس طرز عمل میں بہت سے خدشات ہیں اول تو یہ کہ جن کو مذہب سے اس بناء پر دوری ہوئی ہو کہ مذہب ان کی عقل میں نہیں آتا ان کو مذہب کی طرف بلائیں، کسی نام سے بھی بلائیں، وہ دور بھاگیں گے۔ لیکن اس زمانے میں، خصوصیت سے اس زمانے میں اگر آپ اسلام کا نام لیں گے تو وہ بھڑک اٹھیں گے۔ بعض دفعہ تشدد کا اظہار کرتے ہوئے پیچھے ہٹ جائیں گے۔ بعض لوگ شرافت سے باتیں سن لیں گے اور کوئی دلچسپی نہیں دکھائیں گے۔ پس یہاں آپ عیسائیت اور اسلام، اسلام اور دوسری تحریکات کے یا مذاہب کے موازنے کے ذریعے ان لوگوں کے دلوں میں جا نہیں پا سکتے۔

"و من احسن قولاً ممن دعا الی اللّٰہ" ایک ہی رستہ ہے۔ اللہ کی طرف بلائیں اور اللہ کی طرف بلانے کی مختلف راہیں ہیں۔ ہر شخص کے لئے وہ راہ کھلی ہے اور ہر شخص خدا کی طرف آنے کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ اب منصوبے بننے چاہئیں تو اس محور کے گرد بننے چاہئیں، اسی محور کے گرد بننے چاہئیں۔ اللہ کی طرف بلانے کے طریق کیا کیا ہیں اور کس طرح یہ خدا کی طرف مائل ہو سکتے ہیں؟ اللہ

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے
۷ دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA	فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

جرمنی کے کسی بھی شہر سے انڈیا اور پاکستان کے کسی بھی شہر تک بذریعہ ریل و فلائی ٹکٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے لئے ہمارے پاس بہت ہی سستے کرائے ہیں۔
جرمنی میں ہاؤس ٹیکسٹائل، باتھ روب، ٹاول، بیڈ ویئر، کچن ٹاول فروخت کرنے والی پاکستانی فرم۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔

عرفان احمد خان

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 (Irfan Khan)

تعالیٰ ایک عالمی تصور رکھتا ہے یعنی اسلام نے اسے ایک عالمی خدا بلکہ ساری کائنات کے ایک ہی خدا کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ اس لئے خدا کی طرف بلانے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں عالمی صفات ہوں وہ ہر قسم کے تعصبات سے پاک ہو۔ وہ یورپ اور غیر یورپ میں تفریق نہ جانتا ہو۔ یعنی ان معنوں میں کہ اس کا عمل کسی قسم کے مشرقی تعصب کے زیر اثر نہ ہو۔ مذہبی طور پر بھی وہ محض نام کی طرف نہ بلانے والا ہو بلکہ ایسے خدا کی طرف بلانے والا ہو جو ساری کائنات کا خدا ہے، سب انسانوں کا رب ہے اور اس کے لئے اس پر لازم ہے کہ اپنے اندر خدا کے وہ رنگ پیدا کرے ورنہ زبانی طور پر خدا کی طرف بلانے سے کوئی خدا کی طرف نہیں آئے گا۔ یہ وہم ہے محض۔ ہاں آپ کے اندر اگر خدائی رنگ دیکھے گا، خدائی صفات دیکھے گا جو ایسی صفات ہیں جن میں بےانتہا جذب ہے۔ متنفر بھی اپنی نفرت کی دیواریں توڑتا ہوا اس حسن کی طرف بڑھے گا اگر واقعۃً صفات الٰہی کی طرف سے اس کو دعوت ملے اور صفات الٰہی کا انسان میں جلوہ گر ہونا ہی ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی اسی آیت میں ذکر ہے "وَ مَن احسَن قولاً ممن دعآ الی اللہ وَ عَمِلَ صَالحاً"۔

"دعوت الی اللہ" کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اس خدا کی طرف واپس لاؤ جو ان سے کھو چکا ہے۔

اب عمل صالح بھی محض اسلام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ عمل صالح، قرآن کریم کا مطالعہ کرکے دیکھ لیں، ہر مذہب کی طرف منسوب فرمایا گیا ہے۔ ہر شخص جو ایمان لاتا ہے اور عمل صالح کرتا ہے خواہ وہ یہودی ہو خواہ عیسائی ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو پیار کی نظر سے دیکھا ہے اگر اپنے ایمان میں سچا ہو اور اس میں دوغلاپن نہ پایا جاتا ہو، اگر یوم آخرت کا قائل ہو اور اس کے مطابق اپنے اعمال کی نگرانی کرتا ہو۔ یہ وہ شرائط ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کو تمام بنی نوع انسان کی طرف منسوب فرمایا ہے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ تو دعوت الی اللہ دراصل دو دعوتیں ہیں یہ بات ہے جو دعوت الی اللہ کرنے والے بعض دفعہ بھول جاتے ہیں۔ ایک دعوت ہے لوگوں کو خدا کی طرف بلانا اور ایک دعوت ہے اپنے آپ کو خدا کی طرف بلانا۔ اپنے آپ کو جو خدا کی طرف بلانا ہے یہ اصل مشکل کام ہے۔ اور جب تک یہ مشکل حل نہ ہو اگلی بات ہو نہیں سکتی کیونکہ منحصر ہے اس پر کہ آپ پہلے اپنے نفس کو خدا کی طرف بلائیں اور ہر دعوت جو اپنے نفس کو دیں اس پر لبیک کہیں۔

پس "عمل صالحاً" اور دعوت الی اللہ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں صرف مخاطب بدل گئے ہیں۔ دعوت الی اللہ کرنے والا داعی الی اللہ ہے جب لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہے اور داعی الی اللہ ہی ہے جب وہ اپنے وجود کو، اپنے نفس کو خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں عمل صالح کا دور شروع ہو جاتا ہے، اعمال صالحہ کو اپنانے کا دور جس کو ہم صبغۃ اللہ بھی کہہ سکتے ہیں یعنی اللہ کے رنگ کو اپنانا اور اس سے بہتر اور کون سے رنگ ہو سکتے ہیں۔ "و من احسن" کا جو ترجمہ ہے اس کا مطلب ہے اس سے زیادہ حسین کون ہو سکتا ہے۔ حسن میں ایک کشش ہے، حسن میں ایک جاذبیت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کر کے دیکھو جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، اللہ کی طرف بلاؤ لیکن اپنے نفس کو بھی بلاؤ اور جب اپنے نفس کو بلا چکو گے تب تم کہہ سکو گے کہ میں مسلمان ہوں۔ مسلمان کا مطلب یہاں صرف مسلم بمعنیٰ مسلمان جو عام طور پر معروف معنے ہیں وہ نہیں بلکہ وہ وسیع معنے ہیں جس کا قرآن کریم میں ذکر ملتا ہے، جس کی رو سے حضرت ابراہیمؑ بھی مسلمان تھے، اس سے پہلے دیگر انبیاء بھی سب مسلمان تھے، ان معنوں میں مسلمان تھے کہ جب خدا نے کہا "اسلم" اسلام لے آؤ یعنی گویا اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو تو انہوں نے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیا۔

پس ہر وہ انسان جو دعوت الی اللہ کا شغف رکھتا ہے، اس میں مگن ہو جاتا ہے اور ساتھ ساتھ اپنے نفس کو بھی دعوت دیتا ہے کہ خدا کی طرف لوٹو ورنہ کوئی بھی تمہاری آواز پر، تمہارے کہنے پر خدا کی طرف مونہہ نہیں کرے گا یہ ایک سوال اُٹھتا ہے کہ پھر کیسے اس میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا جواب تو اس آیت کا عنوان بتا چکا ہے "و من احسن" اس سے زیادہ بھی حسین قول کسی کا ہو سکتا ہے جو لوگوں کو بھی خدا کی طرف بلائے اور اپنے آپ کو بھی خدا کی طرف بلا رہا ہو اور اس کے اعمال خوبصورت ہوتے ہوتے ایسے حسن میں ڈھل جائیں کہ اس کے قول کی تائید کرنے لگیں اور ہر دعوت سننے والا یقین کر لے کہ یہ خدا کی طرف سے آیا ہے جو مجھے خدا کی طرف بلا رہا ہے۔ یہ آپ کر کے دیکھیں دہریت کی طاقت نہیں ہے کہ اس عظیم قوت کا مقابلہ کر سکے کیونکہ حسن میں، جو حسن خدا تعالیٰ نے اس آیت میں پیش فرمایا ہے اس میں اس قوت جاذبہ سے زیادہ طاقت ہے جس کو ہم کشش ثقل کہتے ہیں جس کا راز نیوٹن نے سمجھا اور جس کی وجہ سے آج تک سائنسی دنیا اس کی عظمت کے گیت گاتی ہے۔

کشش ثقل سے بالا وہ طاقت ہے جو زمین سے رفعت عطا کرتی ہے اور آسمان کی طرف بلند کر دیتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سچے قول اور کلمہ حق کے متعلق یہ فرمایا کہ عمل صالح اس کو رفعت عطا کرتا ہے، اس کو بلندی دیتا ہے۔ پس وہ طاقت جو کشش ثقل پر غالب آ جائے وہ اس آیت میں مذکور ہے "وَ مَن احسَن قولاً ممن دعآ الی اللہ وَ عَمِلَ صَالحاً" اس کا قول سب دوسری جاذب نظر طاقتوں سے بڑھ جائے گا۔ وہ شخص ہر دوسری کھینچنے والی طاقت پر غالب آ جائے گا ورنہ احسن نہیں ہو سکتا۔ جس کا مطلب ہے سب سے زیادہ حسین اور جو سب سے زیادہ حسین ہے وہ لازماً اپنی طرف کھینچے گا۔ جتنے مرضی لوگ بیٹھے ہوں بعض دفعہ عالمی طور پر حسیناؤں کے اجتماع ہو جاتے ہیں اور بڑی بڑی اس کے متعلق کارروائیاں ہوتی ہیں اخباروں میں ان کی تصویریں چھپ جاتی ہیں مگر انسانی فطرت ہے کہ لوگوں کے کہنے پر نہیں بلکہ اپنے نفس کے لحاظ سے جس کو حسین سمجھتا ہے اسی کی طرف دوڑتا ہے۔ نہ اس میں رنگ کی شرط ہے، نہ اس میں نقوش کے موٹے یا پتلے ہونے کی کوئی شرط ہے۔ افریقہ میں ایک حسن کا الگ معیار ہے، یورپ کے مختلف ممالک میں ایک الگ معیار ہے۔ مغربی ممالک میں اور مشرقی ممالک میں اور۔

لیکن حسن پھر حسن ہی ہے کوئی نہ کوئی اس میں موزونیت ضرور پائی جاتی ہے یعنی اس تصور، اس حسن میں جو مختلف شکلیں ہونے کے باوجود انسانوں کو کھینچتا ہے۔ اب یہ کہنا کہ مغربی قوموں کے رنگ سفید ہیں اس لئے حسین ہیں افریقہ کے رنگ سیاہ ہیں اس لئے وہ بدصورت ہیں بڑی جہالت ہوگی۔ کیونکہ سیاہ رنگ میں بھی ایک حسن ہے جو خدا کی طرف سے عطا ہوتا ہے اگر موزونیت ہو۔ اگر توازن ہو تو سیاہ رنگ میں بھی ایسی جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے کہ جن آنکھوں کو شناسائی ہو اس حسن سے، جن کا ذوق اس حسن کی شناسائی کے مطابق ڈھل چکا ہو وہ بےاختیار اس کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ پس احسن کا مطلب ہے ہر قسم کے حسن سے بڑھ کر جتنی بھی جاذب نظر چیزیں ہیں جو بھی دوسرے کو کھینچنے کا ادعا کرتی ہیں یا کھینچنے کی طاقت رکھتی ہیں ان سب سے بڑھ کر اس میں داعی الی اللہ میں حسن ہے جو خدا کی طرف بلاتا ہے غیروں کو بھی اور اپنے نفس کو بھی اور بلاتے بلاتے خدا کی آواز کے سامنے ایسا کامل طور پر جھک جاتا ہے کہ اپنے سارے وجود کو اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

"مسلمین" کا یہ مطلب ہے اس کا وجود اپنا نہیں رہتا خدا کا وجود بن جاتا ہے اور جب خدا کا وجود بن جائے اور خدا اس میں جلوہ گر ہو تو کوئی سفلی طاقت اس وجود سے کسی کو ہٹا نہیں سکتی اسے اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی تمام انبیاء کی متحدہ، مشترکہ گواہی اس کے حق میں ہے۔ آغاز سے لے کر آخر تک جہاں بھی جب بھی نبی آئے ان کے اندر خدا تعالیٰ نے ایسی طاقت پیدا کر دی کہ دشمنوں کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا اور جو ایک دفعہ کھینچے گئے پھر ان سے توڑے نہیں گئے۔ بڑے بڑے مظالم ہوئے، عیسائیت گواہ ہے کہ عیسائیت سے تڑوانے کی خاطر بعض مسیح کے ماننے والوں کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ جانوروں کے سامنے، بھوکے شیروں کے سامنے ڈال دیا گیا لیکن وہ اپنے ایمان پر قائم رہے انہوں نے مسیح کا دامن نہیں

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

IHR REISEBURO
FREIHAUS-LIEFERUNG DER BILLIGE
FLUG TICKETS WELT WEIT

پی آئی اے کے کرایوں میں حیرت انگیز کمی

پی آئی اے کراچی کے لئے ۹۵۰ مارک براستہ کراچی، لاہور، اسلام آباد ۱۲۵۰ مارک
پی آئی اے نان سٹاپ لاہور ۔ ۱۴۰۰ مارک

ٹرکش ائرلائن کراچی کے لئے ۱۰۵۰۔ برٹش ائرویز دہلی کے لئے ۹۹۹ مارک

پی آئی اے کے کرائے ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء تک۔ ٹرکش ائرلائن کا کرایہ ۱۴ دسمبر تک کا ہے

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے شہزادہ قمرالدین مبشر آف مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں۔

FLUGE AB FRANKFURT NURNBERG MUNCHEN BERLIN HAMBURG STUTTGART
ZZGL FLUGHAFEN STEUER U. SICHERHEITS GEB VON-8-50,D.M.
SHAHZADA Q. MUBASHER
MUBASHER TRAVELS
90491 Nurnberg Witzleben Str 14
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-5978843

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

چھوڑا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس دامن کے ساتھ خدا کا دامن وابستہ ہے اگر مسیح کا دامن چھوڑیں گے تو خدا کا دامن چھوڑ دیں گے۔ وہ کون سا حسن تھا جس کو مسیح نے ایسا طاقت ور بنا دیا۔ یہی مسلمین والا حسن تھا کہ وہ خدا کے ہوئے، خدا کی خاطر لوگوں کو بلایا خدا کی صفات کو اپنی ذات میں جاری کر دیا اور پھر خدا نما بن کر اٹھے اور جب ایک خدا نما کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو اس کے خلاف کھینچ سکے۔

"من احسن قولاً" میں جس طاقت کا ذکر ہے یہ اللہ کے ساتھ وابستہ ہونے کا حسن ہے اور یہ حسن جو ہے یہ ہر دوسری چیز پر غالب آتا ہے۔

میں نے کشش ثقل کی مثال دی تھی اب یہ کوئی فرضی مثال نہیں یہ عملاً اس صورت حال پر چسپاں ہوتی ہے۔ دنیا کی طرف بلانا، دنیا کے آرام کی طرف بلانا، دنیا کی عزتوں کی طرف بلانا، دنیا کی وجاہتوں کی طرف، مال و دولت اور حکومتوں کی طرف بلانا یہ سب کشش ثقل کا مظہر ہیں۔ وہ کشش جو بلندی سے نیچے کی طرف کھینچ رہی ہے اور بڑی طاقت ور کشش ہے۔ ہر چیز بلندی پہ ہے اگر وہ محفوظ طور پر اٹکائی نہ گئی ہو کہیں ذرا بھی بہانہ ملے کشش ثقل کو تو وہ اپنی طرف کھینچ لے گی۔ کسی چیز کو بلندی پر رکھنا ایک حکمت کو بھی چاہتا ہے اور ایسے مضبوط سہاروں کو چاہتا ہے جن میں کشش ثقل پہنچی ہوئی ہے لیکن آپ کو دکھائی نہیں دے رہی یعنی پہاڑوں کی چوٹی پر وہ پتھر جو اٹکا ہوا ہے اور ایسے پتھر بھی ہیں جو لاکھوں سال سے، کروڑوں سال سے شاید اٹکے ہوئے ہوں۔ کئی ایسے بھی ہیں جو اربوں سال سے اٹکے ہوں گے لیکن وہ ہل نہیں سکتے اور آپ سمجھیں گے کہ کشش ثقل کمزور ہے اور دیکھ لو اس پتھر کو تو کھینچ کے نیچے نہیں لا سکی۔ کشش ثقل اس پتھر تک پہنچی ہوئی ہے وہ اس لئے مضبوطی سے قائم ہے کہ کشش ثقل نے اسے تھاما ہوا ہے۔ اس لئے کشش ثقل کا بلندی اور ڈھلائی سے جو تعلق ہے یا اتران سے، یہ تعلق دکھائی نہیں دے رہا آپ کو مگر عملاً ڈھلوان ہو یا نشیب ہو، نشیب اور ڈھلوان ہم اس چیز کو کہتے ہیں جہاں کشش ثقل آکر ایک مقام پر ایک چیز کو روک لیتی ہے، اس سے بلند مقام پر کشش ثقل پہنچ جاتی ہے، اس کو کھینچ رہی ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پہاڑ جو ہیں یہ کبھی چند سیکنڈ کے لئے بھی وہاں اٹک نہیں سکتے تھے اگر کشش ثقل نے ان کو طاقت عطا نہ کی ہوتی۔ تو یہ چٹان یہ پہاڑ سارے کے سارے یہ ہوا کے ہلکے سے جھونکے کے ساتھ بھی زمین کے ساتھ ہموار ہو جاتے اور کوئی ان کی حرکت کو روک نہ سکتا۔ پس کشش ثقل کے مضمون کو سمجھیں۔ یہ بلندی تک اثر انداز ہوتی ہے مگر اگر مقناطیس کی طاقت کو ایسے استعمال کیا جائے کہ کوئی دوسرا سہارا نہ ہو مقناطیس اس چیز کو اٹھا لے تو یوں محسوس ہوگا جیسے کشش ثقل ناکام ہو گئی لیکن یہ بھی درست نہیں ہے وہاں بھی کشش ثقل ہی کامیاب ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اٹھانے والا وجود جو مقناطیس کو پکڑے ہوئے ہے یا جس کے ساتھ مقناطیس لگایا گیا ہے وہ خود کشش ثقل کے اوپر سہارا لئے ہوئے ہے۔

لیکن آسمان سے کوئی طاقت جیسا کہ سیاروں کی طاقت ہے سورج کی طاقت ہے دوسری بڑی طاقتیں ہیں وہ زمین کو اس کی کشش ثقل سمیت کھینچ رہی ہیں اور ساری کائنات کو کوئی اور ایک طاقت ہے جو کسی طرف کھینچ رہی ہے جس کے متعلق سائنسدان کھوج لگانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوئے۔ پس وہ آسمانی طاقت ہے جو غالب آتی ہے کشش ثقل پہ۔ تبھی قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو تمہیں فضا میں کھڑی دکھائی دے رہی ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے سہارا دیا ہوا ہے اور یہ کھڑی ہیں ورنہ زمین کی کشش اور ان چیزوں کی آپس کی ایک دوسرے کی کشش ان کو اکٹھا کر کے فنا کر دیتی۔ تو آسمانی طاقت ہر دوسری طاقت پر غالب ہے۔ یعنی سائنسی لحاظ سے بھی کوئی ایک خدا تعالیٰ، ایک ایسا کارساز ہے، ایسا ایک کائنات کا خالق اور مالک ہے جس کی طاقت ہر لحہ تمام کائنات کے ہر وجود کو جو معلق دکھائی دے رہا ہے سہارا دیئے ہوئے ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم دیکھ نہیں رہے اس کو۔

پس "مَن احسَن قولاً" میں جس طاقت کا ذکر ہے یہ اللہ کے ساتھ وابستہ ہونے کا حسن ہے اور یہ حسن جو ہے یہ ہر دوسری چیز پر غالب آتا ہے۔ پس دیکھئے عیسائیت کی مثال میں نے آپ کے سامنے رکھی

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

کس طرح اس راہ میں وہ کاٹے گئے اور مارے گئے اور انہوں نے کچھ بھی پرواہ نہ کی لیکن سب سے بڑا مظہر اس دعوت الی اللہ کے حسن کا حضرت محمدؐ رسول اللہ کی صورت میں پیدا ہوا۔ دیکھیں کس شان کے ساتھ، کس قوت کے ساتھ اپنے دور میں ان لوگوں کو بھی کھینچا جو آپ سے نفرت کرنے والے تھے اور ایسا کھینچا کہ جو خون کے پیاسے تھے وہ خون فدا کرنے کے لئے ترسنے لگے کہ کاش محمدؐ رسول اللہ پر ہمارا خون بھی نچھاور ہو سکتا۔ یہ وہ آسمانی قوت ہے جو زمینی قوتوں پر غالب آنے والی ہے اور یہی محمدؐ رسول اللہ کی قوت حسن تھی دراصل جس نے عرب میں ایک حیرت انگیز معجزہ برپا کیا جو پھر عرب کی سرحدوں سے چھلک کر دوسری زمینوں میں جا پہنچا اور بڑی قوت کے ساتھ، بڑی تیزی کے ساتھ پھیلتا رہا ہے اور اس وقت تک یہ پھیلا ہے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حسن سے یہ لوگ حصہ پاتے رہے اور اس حسن کی کشش سے دنیا کو اپنی طرف کھینچتے رہے اور اپنا بناتے رہے۔

اب نیا دور آگیا ہے جب بیچ میں، اس کشش اور آج کے زمانے کے درمیان ایک بڑا انقطاع پیدا ہو چکا تھا اسلام نے بڑھتے بڑھتے اپنے قدم روک لئے۔ اسلام نے نہیں روکے بلکہ درحقیقت مسلمانوں نے قدم روک لئے اور اسلام کے مظہر بنے ہوئے تھے اس لئے دنیا کو یہی دکھائی دیا کہ اسلام نے اپنے قدم روک لئے ہیں لیکن کیوں روکے؟ کیا واقعہ ہوا؟ اس لئے کہ وہ لوگ خود دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور جس کشش ثقل کے خلاف ان کو جہاد کرنا تھا جس سے لوگوں کو نوچ کر بلندی کی طرف لے جانا تھا خود اس کشش کے شکار ہو گئے تو کیسے اس حسن کا مظہر بنتے جنہوں نے زمین سے توڑ کر، سب رشتے اور تعلق کاٹ کر آسمانوں کی طرف رفعتیں عطا کرنی تھیں اس کے سوا اور کوئی اس کا منطق نہیں ہے کوئی وجہ نہیں کہ اسلام باوجود اس کے کہ قرآن وہی قرآن ہو، حدیث وہی حدیث ہو، اسلام کا عمل خواہ فقہاء میں اختلاف بھی ہو بنیادی طور پر ایک ہی ہو خدا کی عبادت کرنا ہے روزے رکھنے ہیں، نمازیں پڑھنی ہیں، زکوٰۃ دینی ہے، تو جو ضمنی اختلافات ہیں آپ ان کو بھلا بھی دیں، بھلا دیں بلکہ اور یہ سوچیں کہ اسلام اپنی ماہیت کے لحاظ سے، اپنی قوت کے لحاظ سے، اپنی تعلیم کے لحاظ سے قرآن میں بھی محفوظ تھا، سنت میں بھی محفوظ تھا اور اس کے باوجود اسلام نے آگے بڑھنا بند کر دیا اس لئے کہ مسلمان جو علم بردار تھے وہ خود کشش ثقل کا شکار ہو گئے۔ وہ زمین کی طرف جھک گئے اور پھر ان میں یہ طاقت نہیں تھی کہ آسمان کی طرف بلائیں۔

اب یہ نیا دور شروع ہوا ہے۔ آپ اس تاریخ کے پرحکمت مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ تمام امور جو اسلام کی راہ میں حائل ہوئے ہیں، وہ تمام روکیں جنہوں نے اسلام کی ترقی کی راہیں بند کر دیں ان کو دور کرنا ہے۔ لیکن ان روکوں کی تلاش میں باہر نہ نکلیں اپنے نفس میں ڈوبیں، دیکھیں یہ تو وہی روکیں ہیں جو آپ کے اندر موجود ہیں کیونکہ اسلام کی راہ میں کوئی باہر کی روک کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔ دیکھو کتنی بڑی بڑی طاقتیں تھیں جو اسلام سے ٹکرائیں اور اسلام کا رستہ روکنے کی دعویدار بن کے اٹھیں لیکن پارہ پارہ ہو گئیں۔ اس لئے اسلام کا راستہ روکنے کے لئے کوئی بیرونی طاقت کبھی کامیاب نہیں ہوئی ہاں اندرونی خامیاں ہیں جو اسلام کا رستہ روکتی ہیں۔

اب عالم اسلام کی طاقت دیکھو ایک ارب سے تجاوز کر چکی ہے لیکن اس ساری عالم اسلام کی ایک ارب کی جمعیت میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ اسرائیل کے ایک چھوٹے سے علاقے کا مقابلہ کر سکیں۔ دندناتا ہوا مسلمانوں کو مقابلے پر بلاتا ہے اور ظلم اور تشدد میں بےباکانہ کارروائیاں کرتا ہے۔ طاقت نہیں ہے ایک ارب مسلمانوں میں کہ اس کا مقابلہ کر سکیں۔ پس انہوں نے دعوت الی اللہ کیا کرنی ہے یہ تو اپنے وزن ہی سے بیٹھ گئے ہیں۔ کشش ثقل جتنا بڑھتی ہے اتنا ہی بےکار کرتی چلی جاتی ہے۔ ایسا وابستہ کر دیتی ہے سطح زمین سے اور اس کے نشیب سے کہ پھر اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ ایک شاعر کہتا ہے

مثالِ نقش پائے راہرواں کوئے تمنا میں
نہیں اٹھنے کی طاقت کیا کریں لاچار بیٹھے ہیں

یہ تو اپنی عظمتوں کے نقشِ پا بن چکے ہیں اور اپنی تمنا کے غلام اس کے کوچے میں نقش بن کر بیٹھ گئے ہیں ان میں کہاں اٹھنے کی طاقت ہے۔ وہ قدم جن کے یہ نقوش پا تھے وہ تو ان کو چھوڑ کر عظیم رفعتوں کی طرف روانہ ہو چکے، وہ دور بدل گئے۔ مگر یہ نقوش پا بےطاقت، بےسہارا آج بھی ان راہوں میں ملتے ہیں

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893.

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

جن کا نام آج مسلمان لیا جاتا ہے۔ مگر اسلام کی شان، اسلام کی شوکت، اسلام کی تمام صفات حسنہ جو غیر معمولی جذب کی طاقت رکھتی تھیں ان سے غائب ہو چکی ہیں۔ اگر نہ ہوتیں تو یہ دردناک منظر جو آج ہر ایک کو دکھائی دے رہا ہے یہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا۔

آپ نے بدلنا ہے اس کو ورنہ آپ وہ جماعت نہیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں انقلاب کے لئے پیدا کیا ہے۔ آپ نے لازماً بدلنا ہے اور بدلنے کے لئے اپنے گھر سے باہر قدم اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے اپنے نفس کے اندر جو کچھ بھی ہے وہ تبدیل کرنا ہے۔ "ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم" اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ نہ بدل دیں جو ان کے نفوس میں ہے۔ پس دیکھیں دعوت الی اللہ کی اس آیت نے آپ کو کتنا وسیع اور عظیم اور کامل پیغام دیا ہے۔ فرمایا خدا کی طرف بلاؤ اس سے زیادہ اچھی بات ہو نہیں سکتی۔ اس سے زیادہ حسین اور دلکش جاذب نظر بات ہو نہیں سکتی لیکن اپنے آپ کو بھی بلاؤ اس کے بغیر یہ بات مکمل نہیں ہوگی۔

"عمل صالحاً" نیک اعمال کی طرف رخ کرو تب تم داعی الی اللہ بننے کے اہل ہوگے اور اگر ایسا ہو جاؤ گے تو خدا تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم کہو کہ میں مسلمان ہوں اس کے بغیر تمہیں مسلمان کہلانے کا بھی حق نہیں ہے۔ اور وہ شخص جسے خدا کہے کہ تم مسلمان ہو اور کہے کہ اعلان کرو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے اعلان کروایا کہ "انا اول المسلمین" میں تو ہر مسلمان سے بڑھ کر سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ تو مسلمین کا یہ مطلب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جن صفات حسنہ کی وجہ سے مسلمان کہلائے آپ کو خدا تعالیٰ نے خود فرمایا کہ اعلان کردو کہ ہاں میں مسلمان ہوں وہ صفات حسنہ پیدا کئے بغیر آپ خدا کی طرف نہیں بلا سکتے۔ کیونکہ وہ سوسائٹی ہے خاص طور پر ناروے کی جو مذہب سے متنفر ہونے کے بعد خدا سے متنفر ہو بیٹھی ہے، خدا سے روٹھ چکی ہے۔ خدا کی طرف واپس بلانے کے لئے ان کی کشش ثقل سے بڑھ کر ایک روحانی جذب آپ کو اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا جس کو قرآن کریم کی یہ آیت "من احسن قولاً" کہہ کے اس کی طرف متوجہ فرما رہی ہے۔ بڑا ہی حسین اور دلکش اور قوت جاذبہ رکھنے والا وجود آپ کا وجود بن جائے گا اگر آپ اس قرآنی نصیحت پر عمل کریں اور پھر تجربہ کرکے دیکھیں۔

> **عمل صالح اور دعوت الی اللہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب یہ دونوں طاقتیں اکٹھی ہو جائیں تو ناقابل تسخیر طاقت بنکر ابھرتی ہے۔**

ناروے میں کثرت سے ایسے نوجوان ہیں جو سعید فطرت ہیں۔ وہ چند جو شریر ہیں ان کو تو یہاں کا ٹیلی ویژن، یہاں کے اخبار اچھالتے ہیں اور کہتے ہیں ان میں "ریس ازم" ہے ان میں غیر قوموں سے نفرت پائی جاتی ہے ان میں تشدد پایا جاتا ہے مگر وہ چند ہیں۔ ناروے کی قوم بحیثیت قوم نیک مزاج اور سعید فطرت ہے اور جب بھی ان کا واسطہ کسی ایسے انسان سے ہو جس میں وہ قدریں ہوں جن کو یہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو لازماً اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ہمارے بہت سے احمدی ہیں جن کے ساتھ پاکستان میں ظالمانہ سلوک ہوئے اور یہاں کی حکومت نے بھی اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان کے حق میں فیصلے نہیں دیئے۔ خود یہاں سے لوگ اٹھے ہیں جنہوں نے حیرت انگیز طور پر محنت کی اور ان کی تائید شروع کی۔ یہاں سے ایک خاتون گئیں پاکستان جاکر ان کے ساتھ رابطے کئے ان کے حالات دیکھے واپس آکر یہاں رپورٹیں شائع کیں اور کہا کہ بڑا بھاری ظلم ہوا ہے ہماری قوم پر داغ لگ گیا ہے۔ جو ایسے ایسے شریف النفس لوگ ہوں ان کو دہریہ کہہ کر نظرانداز کر دیا جائے بہت بڑی بےوقوفی ہے اور ظلم ہے۔ یہ دہریہ عقل کی وجہ سے ہیں۔ اگر یہ دہریہ نہ ہوتے تو بہت بڑے پاگل ہوتے کیونکہ جو عقائد خدا کے متعلق ان کو بتائے گئے تھے ان پر قائم رہنا ہی دنیا پر ایک ظلم ہے۔

پس "لآ الٰہ" والی تختی تو صاف ہو چکی اب "الا اللّٰہ" آپ نے بھرنا ہے اور جہاں "الا اللّٰہ" بھریں گے وہاں لازماً اس کا قطعی منطقیانہ نتیجہ نکل کر رہے گا کہ "محمد رسول اللّٰہ" اس سے پیدا ہوگا۔ پس "لآ الٰہ" کا کام یہ قومیں کر چکی ہیں "الا اللّٰہ" کے رنگ آپ نے بھرنے ہیں مگر اگر اپنے وجود میں اللہ کا رنگ نہ بھرا ہو اگر صفات باری تعالیٰ کی واقفیت ہی کوئی نہ ہو اگر انصاف، تقویٰ، سچی ہمدردی، سچائی اور بنی نوع انسان کی خدمت پر ہمہ وقت تیار رہنا جیسے خدا رحمٰن ہے قطع نظر رنگ، نسل، مذہب کے ہر ایک سے سچا پیار رکھنا اور اس کا عملی نمونہ دکھانا، شرافت سے بات کرنا، عقل سے بات کرنا یہ سب الٰہی رنگ کے نمونے ہیں۔ پس الٰہی رنگ اختیار کریں اور آپ کا عمل صالح پیدا ہوگا۔ عمل صالح اور دعوت الی اللہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جب یہ دو طاقتیں اکٹھی ہو جائیں تو ناقابل تسخیر طاقت بن کر ابھرتی ہے کسی دنیا کی طاقت کی مجال نہیں ہے کہ ان کا مقابلہ کر سکے۔

پس آپ ہی میں وہ وجود ہیں جو ناروے کی تقدیر بدل سکتے ہیں جو اس دہریہ ملک کو خدا کی محبت سے بھر سکتے ہیں۔ اگر اپنے آپ کو اس کا لائق بنائیں کہ وہ خدا کی طرف بلانے والے بن سکیں۔ پس یہی میرا پیغام آپ کو بھی ہے اور ان سب ملکوں کے احمدیوں کو جہاں دہریت نے کئی لحاظ سے انسان کی اعلیٰ قدروں کو بالکل کھا کر کھوکھلا اور ویرانہ بنا دیا ہے۔ جیسے تیزاب بعض دھاتوں کو کھا جاتا ہے اسی طرح دہریت تمام انسانی قدروں کو کھا جاتی ہے اور اگر اس کے باوجود شرافت دکھائی بھی دے تو ایک کھوکھلی شرافت ہوتی ہے۔ وہ اس لائق نہیں ہوتی کہ اپنی قوم کو اعلیٰ قدروں پر قائم رکھ سکے۔ پس میں امید رکھتا ہوں اور یقیناً رکھتا ہوں کہ تمام دنیا کے احمدی خصوصیت کے ساتھ دہریت کے خلاف ایک جہاد شروع کریں گے اور دہریت کے خلاف جہاد کا یہی ایک طریق ہے اس کے سوا اور کوئی طریق نہیں کہ اللہ کی طرف بلائیں تو اپنے نفس کو بھی بلائیں۔ اپنے اندر الٰہی صفات پیدا کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح دنیا آپ کی طرف دوڑی چلی آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تبصرہ بر کتاب

"مذہب کے نام پر فسانہ"

حال ہی میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد [مؤرخ احمدیت] کا ایک تحقیقی مقالہ بعنوان مندرجہ بالا سپرد اشاعت ہوا ہے جس پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی پنجاب نے جو تبصرہ سپرد قلم فرمایا ہے اسے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ [ادارہ]۔

خاکسار نے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مؤرخ احمدیت کی کتاب "مذہب کے نام پر فسانہ" دیکھی ہے۔ احرار کی طرف سے جو یہ سراسر افتراء کیا گیا ہے اور اس کے ثابت کرنے کے لئے خالص فرضی اور جعلی کہانی بنائی گئی ہے کہ انگریزی حکومت نے گویا اسلام کے خلاف سازش کر کے نعوذباللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ظلی نبوت کا دعویٰ کروایا بلکہ ظلی نبوت اور اصطلاح بھی خود انگریزی حکومت نے ہی وضع کی اس کی دھجیاں محترم مولانا صاحب نے نہایت مدلل طریق سے اور مؤثر انداز میں اڑا دی ہیں اور اس میں افتراء کے ایک ایک حصہ کو لے کر اسے خالص جعل سازی اور بناوٹ ثابت کیا ہے۔

جس کتاب کا احرار نے حوالہ دیا ہے اس کے متعلق آپ نے برٹش لائبریری سے یہ تصدیق منگوا کر کتابچہ میں درج کی ہے کہ کوئی ایسی کتاب کسی جگہ نہیں چھپی اور نہ ہی کسی فہرست کتب میں اس نام کی کوئی کتاب ہے بلکہ امریکہ کی کانگرس لائبریری کی فہرست میں بھی ایسی کوئی کتاب درج نہیں اور نہ موجود ہے۔ پریس بھی اس نام کا کوئی نہیں۔

احرار اور دیوبند علماء کی طرف سے یہ جھوٹ ایسا دیدہ دلیری سے گھڑا گیا ہے کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

محترم مولانا صاحب کی یہ کاوش قابل داد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس سوال و جواب

لندن (نمائندہ الفضل) مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۹۶ء کو محمود ہال مسجد فضل لندن میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام انگریزی دان دوستوں کے استفادہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس کی کارروائی پونے چار بجے مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے فرمائی اور مکرم سعید جونز صاحب نے تلاوت کے اس حصہ کا انگریزی ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبدالحفیظ صاحب کھوکھر مبلغ سلسلہ نے اسلام و احمدیت کا مختصر طور پر تعارف پیش کیا۔

حسب پروگرام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۴:۱۰ بجے مجلس میں تشریف لائے اور مجلس سوال و جواب کا آغاز فرمایا۔ اس مجلس میں خاص طور پر مہدی اور مسیح کے مقام نبی اللہ کے لقب، حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر زندہ جانے کا عقیدہ اور مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ بچنے کے بارے میں سوالات زیر موضوع آئے جس کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ نے سیر حاصل معلومات سے نوازا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی یہ مجلس پونے چھ بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔

اس موقعہ پر درجن بھر حق کے طالب دوستوں نے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شرکت کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر عہد بیعت کیا جن میں ایک عرب خاندان بھی شامل تھا۔ فالحمد للہ۔ اللھم زدو بارک۔

SATELLITE WAREHOUSE
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

بقیہ: صفحہ (۱۳)

زمینی علماء کے ناپاک دعاوی اور ندائے آسمانی

کرتے ہیں یا تجھکو وفات دیدیں۔ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے۔ اور تم مومنوں کا فخر ہو۔ اور خدا کی رحمت ہے نومید مت ہو۔ اس کی رحمت تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ دور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں میں الہام ڈالوں گا۔ میں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ میں خدا قادر ہوں۔ ہم تجھے ایک کھلی فتح دیں گے۔ جو ولی کو فتح دی جاتی ہے وہ بڑی فتح ہوتی ہے۔ اور ہم نے اس کو خاص اپنا رازدار بنایا۔ سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہیں سے وہ لے آتا۔ خدا اس کے برہان کو روشن کرے گا۔ اے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔"

خدا کے مقدس مسیح نے اپنے اشتہار کے آخر میں نہایت درجہ قوت و شوکت سے بھرے ہوئے الفاظ میں یہ پرزور اور پرجلال اعلان شائع کیا۔

"خدا کے کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک ہو سکتے ہیں۔ موسم بدل سکتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہو لے اور منکر کہتا ہے کہ فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اے سخت دل خدا سے شرم کر وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئیں اور یہ زمانہ نہیں گزرے گا جب تک باقی ماندہ حصہ پورا نہ ہو جائے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۷، صفحہ ۳۶۱، ۳۶۲، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۵۸)

اس اشتہار کے بعد علماء برصغیر کے غیظ و غضب کے شعلے ایک خوفناک آتش فشاں کی شکل اختیار کر گئے اور جیسا کہ گزشتہ پون صدی کی تاریخ بتاتی ہے مخالف علماء نے قادیان سے اٹھنے والی حق کی آواز کو دبانے بلکہ ہمیشہ کے لئے خاموش کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور خرمن احمدیت کو آگ لگانے کے لئے نہ صرف بےشمار شعلہ بار اور اشتعال انگیز تقریریں کیں بلکہ احمدیت کے خلاف پے در پے رسائل و جرائد جاری کئے اور مخالف احمدیت کتابوں کے تو انبار لگا دیئے چنانچہ ایک احراری ملا نے ملتان سے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں "قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں احمدیت کے خلاف شائع ہونے والی ایک ہزار سے زائد کتابوں کی مفصل فہرست دی ہے۔ نیز واضح کیا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کی "رد قادیانیت" کتب کی مجموعی تعداد ۱۱۲ ہے مگر مرتب کو صرف ۵۲ ہی میسر آ سکی ہیں نیز لکھا ہے کہ اگر مزید تفحص کیا جائے تو اس سے کہیں زیادہ ضخیم ایک اور کتاب تیار ہو سکتی ہے (صفحہ ۵۴) یہ سب لٹریچر جسے احراری ملا نے "قلمی جہاد" کا نام دیا ہے گالیوں سے مرصع ہے اور اسے دجل و افتراء کے ملغوبے کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔ جس کا اعتراف احمدیت کے بدترین دشمنوں کو بھی ہے چنانچہ ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے اپنی کتاب "حرف محرمانہ" میں جو اول سے آخر احمدیت پر تنقید سے بھری پڑی ہے واضح لفظوں میں لکھا ہے

"آج تک حمدیت پر جس قدر لٹریچر علمائے اسلام نے پیش کیا ہے اس میں دلائل کم تھے اور گالیاں زیادہ۔ ایسے دشنام آلود لٹریچر کو کون پڑھے اور مغلظات کون سنے۔ میٹھے انداز اور ہمدردانہ رنگ میں کہی ہوئی بات پر ہر شخص غور کرتا ہے مگر گالیاں کوئی نہیں سنتا۔"

(حرف محرمانہ صفحہ ۱۱، ۱۲۔ ناشر غلام علی اینڈ سنز لاہور)

دراصل ان مذہبی بہروپیوں کے "پیشواؤں" کے نزدیک جہاد کی تعریف ہی یہ ہے کہ "بان تخوفوھم و توعدوھم بالقتل والاخذ والنھب و نحو ذالک و بان تذموھم و تسبوھم"

(حاشیہ مشکوٰۃ مطبع محمدی بمبئی ۱۲۸۲ھ صفحہ ۳۲۴۔ مطبع مجتبائی ۱۳۴۴ھ صفحہ ۳۳۲۔ مطبع اصح المطابع دہلی ۱۳۵۰ھ صفحہ ۳۳۲۔ مطبع مجیدی کانپوری صفحہ ۳۳۲۔ مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۷ھ صفحہ ۳۲۴۔ مطبع نظامی دہلی صفحہ ۲۲۴)

یعنی مشرکوں کو قتل و غارت کی دھمکیوں سے خوفزدہ کر دو اور نہیں برا بھلا کہو اور خوب گالیاں دو۔

ان خونی ملاؤں نے اپنے اس نظریہ جہاد کے مطابق احمدیوں کا اس بےدردی سے قافیہ حیات تنگ کردیا کہ ۱۴۰۰ سال کے بعد شعب ابی طالب کے زمانہ کی یاد تازہ ہوگئی چنانچہ مولوی عبدالواحد صاحب خانپوری نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار "الصلح خیر" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔

"مخفی نہ رہے کہ باعث اس صلح نامہ کا یہ ہے کہ جب طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت خوار و ذلیل ہوئے۔ جمعہ و جماعت سے نکالے گئے اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اس میں سے بےعزتی کے ساتھ بدر کئے گئے اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں حکماً روکے گئے تو نہایت تنگ ہو کر مرزا قادیانی سے اجازت مانگی کہ مسجد نئی تیار کریں تب مرزا نے ان کو کہا کہ صبر کرو۔ میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں اگر صلح ہو گئی تو مسجد بنانے کی کچھ حاجت نہیں اور نیز اور بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں۔ معاملہ و برتاؤ مسلمانوں سے بند ہوگیا عورتیں منکوحہ و مخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں، مردے ان کے بےتجہیز و تکفین اور بےجنازہ گڑھوں میں دبائے گئے وغیرہ وغیرہ۔ تو کذاب قادیانی نے یہ اشتہار مصالحت کا دیا۔"

(اشتہار مخادعت مسیلمہ قادیانی صفحہ ۲)

ان خلاف اسلام خلاف اخلاق اور خلاف انسانیت کارروائیوں کو انتہا تک پہنچانے کا "سہرا" مجلس احرار کے لیڈروں کے سر ہے جو پہلے کانگریس اور پھر انگریز کے گورنر ایمرسن حکومت سے گٹھ جوڑ کرکے "قصر مرزائیت میں زلزلہ برپا کرنے" کا زبردست عزم لے کر میدان مخالفت میں اترے اور پھر اب تک پوری بےجگری سے اپنی مخالفت پر ڈٹے ہوئے ہیں اور جو بھٹو اور ضیاء الحق کے غیراسلامی فیصلوں کی آڑ میں احمدیوں کے خلاف نت نیا فتنہ برپا کرنا اپنا مقصود حیات بنائے ہوئے ہیں۔

احراری شریعت کے امیر عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء کو تقریر کی کہ:

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۰۰، مرتبہ خان کابلی ناشر ہندوستانی کتب خانہ، ۶۳ ریلوے روڈ لاہور طبع اول جون ۱۹۴۰ء)

لیکن حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے عین مطابق خدا کے قہری ہاتھوں نے دشمنان احمدیت کی سازشوں، دسیسہ کاریوں اور منصوبوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دیں اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ خود شورش پسند اور شعلہ بیان احراری لیڈروں کو اپنی شرمناک شکست کا اقرار کرنا پڑا۔ چنانچہ آغا عبدالکریم شورش کاشمیری نے نہایت بےبسی کے ساتھ لکھا۔

"حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت ہی تھے۔ ان کی مثال بدقسمت جرمن قوم کی سی تھی کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار ان کا نوشتہ تقدیر رہی۔"

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۷۷، از شورش کاشمیری مطبوعہ چٹان لاہور۔ اشاعت نومبر ۱۹۷۳ء)

آج چشم فلک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غیور اور قادر و توانا خدا کی قدرت نمائی کا یہ شاندار جلوہ دیکھ رہی ہے کہ جہاں دنیا بھر کے زمینی علماء اپنی نامرادیوں پر ماتم کناں ہیں وہاں اگست ۱۹۹۲ء سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی ندائے آسمانی پوری دنیا میں گونج رہی ہے۔ مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ سا مچ گیا ہے اور آسمان پر احمدیت کی عالمی فتح کے شادیانے بج رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے اس بےمثال فضل و احسان کا شکریہ ہم اپنے لفظوں میں ادا نہیں کر سکتے البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے جناب الٰہی کے حضور یہ ضرور عرض کر سکتے ہیں:

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترےاحساں مرےسرپر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

محبت کے اظہار تک آ گیا ہوں — خموشی سے تکرار تک آ گیا ہوں
وہ سورج ہے نکلا ہے مغرب میں جا کر — میں سایہ ہوں دیوار تک آ گیا ہوں
مہک ہوں تو میں پھیلتا جا رہا ہوں — اگر پھول ہوں خار تک آ گیا ہوں
یہ اعجاز ہے ہجر کا اے شب غم — کہ فرقت سے دیدار تک آ گیا ہوں
نہیں اتنی جرات کہ در کھٹکھٹاؤں — اگرچہ در یار تک آ گیا ہوں
ملاقات کی کوئی صورت تو ہوگی — یہی سوچ کر دار تک آ گیا ہوں
اگر چپ رہا ہوں تو چرچے ہوئے ہیں — ہنسا ہوں تو اخبار تک آ گیا ہے
بگولوں کا ڈر ہے نہ آندھی کا خطرہ — میں اب دشت کے پار تک آ گیا ہوں
ملیں نہ ملیں ان کی مرضی ہے مضطر — میں داتا کے دربار تک آ گیا ہوں

(چوہدری محمد علی)

دماغی حادثات کا ٹھنڈے پانی سے علاج

(آصف علی پرویز ۔ لندن)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی، ذہنی اور اخلاقی قویٰ کے لحاظ سے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ مختلف بیماریوں یا حادثات کے نتیجہ میں بعض اوقات انسانی جسم ایسا مثبت ردعمل دکھاتا ہے کہ بیماری کے اثرات جلد ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ دماغ انسانی حرکات و سکنات اور شعور کا مرکز ہے۔ لیکن اگر سر پر شدید چوٹ آجائے اور دماغ کو نقصان پہنچے تو دماغ کے خلیات تباہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں یا تو مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یا اس کے جسمانی و اعصابی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اگر اعصاب ایک دفعہ تباہ ہو جائیں تو ان کا جڑنا اور دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آنا ناممکن ہے۔ دماغ پر شدید چوٹ کے نتیجہ میں دماغ کے اندر سے ایسے کیمیائی مادے نکلتے ہیں جو دماغ کے باقی خلیات کو بھی ہلاک کر دیتے ہیں۔

امریکہ کے شہر ہیوسٹن میں دماغی امراض کے ماہر Dr. Clifton نے دماغی خلیات کو تباہ ہونے سے بچانے کا ایک سادہ اور دلچسپ علاج ڈھونڈا ہے۔ انہوں نے تجربات سے یہ ثابت کیا کہ اگر انسانی جسم کا درجہ حرارت کم کر کے تقریباً ۳۲ درجے سنٹی گریڈ تک کر دیا جائے تو دماغ میں پیدا ہونے والا کیمیائی مادہ، جو صحت مند اعصاب کو تباہ کرتا ہے، بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسانی دماغ مکمل طور پر مفلوج نہیں ہوتا اور یادداشت بھی محفوظ رہتی ہے۔

ایک مریض جو کار کے ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گیا تھا اور چوٹ کا دماغ پر شدید اثر تھا ان کے پاس لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کے جسم کے اردگرد برف رکھ کر اس کا درجہ حرارت مصنوعی طور پر ۳۲ درجے سنٹی گریڈ کر دیا۔ اس کے بعد اس مریض کا معمول کے مطابق علاج کیا گیا۔ چنانچہ یہ مریض تین ماہ کے اندر اندر مکمل صحت یاب ہو گیا اور واپس اپنے کام پر بھی چلا گیا۔

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۹)

مختلف ہومیو ادویہ کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۲۵ جولائی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں مختلف ہومیو ادویہ کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فاسفورس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ فاسفورس اگر آپریشن سے پہلے دی جائے آرنیکا کے ساتھ ملا کر یا اس کے بغیر بھی تو خون کی Tendency کو روکتی ہے۔ متلی کے رجحان کو روکتی ہے۔

ایسا بچہ جو بار بار رونے کا بہانہ بناتا ہو اس کی سٹیفی سیگریا دینی چاہئے۔ بعض مریض ایسے آتے ہیں جو کہتے ہیں ہم نے کیموتھراپی نہیں کرانی۔ اس کے لئے اگر کینسر آپریشن سے پہلے پائروجینم ۲۰۰ دو چار دفعہ پہلے اور اسی طرح بعد میں بھی دی جائے تو کیموتھراپی کو Avoid کرنے کے لئے مفید بتلائی جاتی ہے۔

بچوں کے Hapitites میں Lupulus بہت اچھی دوا ہے۔ لیکن اگر بڑے ہوں انفیکشن والی Hapitites ہو تو اس میں فاسفورس سب سے اچھی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے مختلف مریضوں میں فاسفورس کو سلفر کے ساتھ، بعض دفعہ سلیشیا کے ساتھ، بعض دفعہ آرسینک کے ساتھ ملا کر یا ادل بدل کر دے کر دیکھا ہے۔ مختلف علامتوں کے مریض مختلف تقاضے کرتے ہیں۔ اب تک جو تجربہ کر کے دیکھا ہے اس میں اسے بہت مفید پایا ہے۔ اسی طرح کلکیریا کے ساتھ بھی فاسفورس جاتا ہے۔ گہرے امراض میں کلکیریا فلور وغیرہ ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ کان کے درد میں سلفر اگر کام نہ کرے تو بچوں میں خصوصیت سے ہیپر سلف (Happer Sulph) کا کام کرنے کا امکان موجود ہے۔

حضور نے گیمبیا کی مکرمہ شاہدہ لئیق صاحبہ کے ایک تجربے کا ذکر فرمایا جس میں وہ کہتی ہیں کہ ایک مریض کے ٹخنے میں سوجن اور درد تھی اسے انہوں نے Antimonium Tart ایک ہزار طاقت میں دی۔ اس کے نتیجے میں مریض کو بہت پیشاب آیا اور ۸۰ فیصد تک سوجن کم ہو گئی۔ دس روز بعد پھر ایک خوراک دی تو اس مریض کا بلڈ پریشر گر گیا۔ پھر اسے انہوں نے ناجا (Naja) استعمال کروائی۔ حضور نے فرمایا کہ اینٹی مونیم ٹارٹ جو اندر گندے مواد اکٹھے ہوں انہیں باہر نکالنے کا کام بنیادی طور پر کرتی ہے۔ بلڈ پریشر گرنے تو اس کے لئے عموماً میں ناجا کے ساتھ کاربوویج ملا کر دیتا ہوں جو اللہ کے فضل سے فوری اثر دکھاتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جوڑوں کی سختی کے لئے میرا روزمرہ کا نسخہ جو بہت مؤثر ہے وہ یہ ہے۔ آرنیکا (Arnica)، لیکسز (Lachesis) اور لیڈم (Ledum) تینوں دوائیاں ۲۰۰ طاقت میں ملا کر۔ شروع میں ہفتہ میں تین بار، پھر ہفتہ میں ایک دو بار۔ باقاعدگی سے کچھ عرصہ استعمال کریں تو بعض دفعہ حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔

ایک تجربہ جو کسی نے لکھا تھا وہ یہ ہے کہ کسی جرمن جوڑے کو اعضاء نہانی پر مسے تھے۔ جو سوزاک وغیرہ کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ انہیں تھوجا (Thuja) ایک ہزار کی طاقت میں دی گئی تو انہیں شفا ہو گئی۔

Pollypsus کے لئے کلکیریا کارب ۲۰۰ بہت مفید ہے۔ اس میں سورائینم (Psorinum) بھی بہت اچھی ہے۔ پاکستان سے کسی نے بتایا ہے کہ قد لمبا کرنے کے لئے ان کے تجربہ میں ذیل کا نسخہ مفید ثابت ہوا ہے۔ برائیٹا کارب، برائیٹا میور، سوڈیم کلورائیڈ، نیٹرم میور، کلکیریا فاس اور فیرم فاس۔

ایک خاتون لکھتی ہیں کہ ان کی والدہ کی ایک آنکھ کی نظر ۲۰، ۲۵ سال سے بند تھی۔ بالکل Dead سمجھی جاتی تھی۔ صرف ایک آنکھ سے نظر آتا تھا۔ اور جو آنکھ بند تھی اس کا بھی چند ماہ پہلے آپریشن ہوا تھا اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پھر آنکھ کا آپریشن کروایا اور اس کی نظر بحال تو ہو گئی لیکن پہلی آنکھ کی نظر واپس نہیں آئی۔ دوسرے آپریشن والی آنکھ سے پانی بہت بہنے لگا جو سرخی پیدا کرتا تھا اور بہت تنگ کرتا تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو یہ تکلیفیں لکھیں تو آپ نے نیٹرم میور ۲۰۰ اور یوفریزیا ۳۰ میں تجویز کی۔ نیٹرم میور اونچی طاقت میں ہفتہ میں دو تین دفعہ اور یوفریزیا ۳۰ روزانہ تین دفعہ۔ کہتے ہیں ایک مہینے کے اندر اندر ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ آنکھ تو ٹھیک ہو گئی ساتھ پرانی نظر بھی ٹھیک ہو گئی۔ حضور نے فرمایا کہ نیٹرم میور کا نظر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ایک دفعہ ایک خاتون، شادی شدہ، بچوں والی میرے پاس آئیں کہ پچھلے ایک سال سے پیشاب پر کنٹرول نہیں رہا۔ چھینک سے بھی پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔ از خود پیشاب خارج ہوتا رہتا ہے۔ ڈاکٹروں کو دکھایا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رحم ڈھلک گیا ہے، اس کا اثر ہے۔ اور جب تک آپریشن نہ ہو اور میجر آپریشن کرنا ہو گا، سارا رحم نکالنا ہو گا اس وقت تک تم ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ کہتی ہیں مجھے پریشانی تھی آپریشن کے خلاف، اس لئے آپ کے پاس آئی، آپ نے نسخہ تجویز کیا۔ وہ یہ ہے۔ سلیشیا (Silicea)، کلکیریا فلور (Calc. Flour)، فیرم فاس (Ferrum Phos)، اور کالی میور (Kali Mur) یہ سب ۶ × میں دن میں تین دفعہ اور سلفر (Sulphur) اور پائروجینم (Pyrogenium) ۲۰۰ میں یہ اس کا علاج ہے۔ کہتی ہیں جب میں نے یہ دوا شروع کی تو کچھ عرصہ کے بعد مجھے ہر علامت میں بہت بہتری محسوس ہوئی۔ تو میں نے ہسپتال والوں سے کہا کہ میں پہلے سے بہتر محسوس کرتی ہوں۔ دوبارہ چیک کریں۔ ڈاکٹر نے بجائے چیک کرنے کے مجھے آپریشن کی تاریخ دے دی۔ کہتی ہیں میں نے بذریعہ فون ان سے کہا کہ میں کوئی اور نسخہ استعمال کر رہی ہوں (اس وقت میں نے ہومیو پیتھک کا ذکر نہیں کیا) پھر مجھے چیک اپ کی تاریخ دی گئی۔ دوبارہ چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے مجھے کہا کہ اب آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں اور جو علامتیں تھیں بیماری کی وہ سب غائب ہو گئی ہیں۔

وہ کہتی ہیں جہاں چھینک سے بھی پیشاب خارج ہو جاتا تھا اب میں نے ۱۵۰ دفعہ رسی پھلانگ کے دیکھی ہے کوئی برا اثر نہیں ہوا۔ جسم بھاری معلوم ہوا کرتا تھا اب بالکل ہلکا پھلکا ہو گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دمے کے لئے میں نے آپ کو بتایا تھا کہ دمے کا تشنج دور کرنے کے لئے فاسفورس بہت اچھی ہے۔ دمے کی جو ایمرجینسی دوائیں ہیں وہ ہیں ایکونائٹ، بیلاڈونا ملا کر جو گردے کی درد کے لئے بھی بہت ہی مؤثر ہے۔ ایک ہزار کی طاقت میں دو خوراکیں دس منٹ کے وقفے سے دیں۔ اکثر یہ تشنج کو کھولنے میں مدد ہوتا ہے۔ دوسرا کیوپرم میٹیلیکم ہے یہ بھی دمے کی بیماریاں کھولنے میں مدد دیتی ہے۔ تیسرا ایک دوائی ہے جو بہت ہی مؤثر ہے۔ اور بعض دفعہ Life Saving Drug بن سکتی ہے۔ اس کا نام کیکٹس گرینڈی فلورس ہے۔ یہ بھی جہاں کام کرے حیرت انگیز اثر پیدا کرتی ہے۔

نوبل انعام یافتہ ممتاز احمدی مسلم سائنس دان

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ممتاز احمدی مسلم سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب طویل علالت کے بعد ۲۱ نومبر کو صبح پونے تین بجے آکسفورڈ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ جھنگ (پاکستان) میں ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نہایت ذہین، محنتی اور قابل انسان تھے۔ بچپن سے ہی تعلیم کے مختلف میدانوں میں نمایاں اعزازات حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۵۲ء میں آپ نے تھیوریٹیکل فزکس میں کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۷ء میں امپیریل کالج لندن یونیورسٹی میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں ٹریسٹی (اٹلی) میں انٹرنیشنل سینٹر برائے نظریاتی فزکس قائم کیا۔ آپ اس ادارہ کے بانی اور ڈائریکٹر تھے۔ اٹلی میں انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے تحت اس عالمی سنٹر کے قیام پر ۱۹۶۸ء میں اقوام متحدہ نے ایٹم برائے امن کا عالمی ایوارڈ دیا۔ ۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۴ء آپ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ممبر رہے اور ۱۹۶۱ء تا ۱۹۷۴ء صدر پاکستان کے چیف سائنٹیفک ایڈوائزر کے طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سٹاک ہوم سویڈن میں آپ کو نوبل انعام سے نوازا گیا۔

اس دور کے سائنس دانوں میں آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر پختہ ایمان، اور اپنے اعلیٰ اخلاق و کردار کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنے ملک پاکستان اور اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کے غریب و پسماندہ ممالک میں سائنس اور سائنسی علوم کی ترویج کے لئے کوشاں رہے۔ آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی، خلافت کے عاشق اور مطیع اور منکسرالمزاج انسان تھے۔

۲۲ نومبر کو بعد از نماز جمعہ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ کثیر تعداد میں احباب اس جنازہ میں شامل ہوئے۔ اس سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے مرحوم کی خوبیوں کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ نومبر بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل لندن کے احاطہ میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

۱۔ مکرم میاں محمد صادق صاحب شہید آف چنیہ داد ضلع حافظ آباد۔

۲۔ مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفر، نائب امیر جماعت یو ایس اے۔

۳۔ مکرم غلام رسول صاحب، معلم اصلاح و ارشاد ربوہ۔ (والد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر، نائب ایڈیشنل وکیل المال، لندن)۔

۴۔ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر ربوہ۔ (والدہ مکرم عبدالمنان طاہر صاحب مربی سلسلہ ہڈرزفیلڈ)۔

۵۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (والدہ ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ مانچسٹر)۔

۶۔ مکرم راؤ محمد اکبر صاحب، گنگاپور ضلع فیصل آباد۔

۷۔ مکرم چوہدری عنایت علی صاحب، کھاریاں۔ (والد مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر لندن)۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہو گا۔ (مدیر)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں“

(عطاء المجیب راشد - لندن)

[جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۶ء کے موقعہ پر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، (مبلغ انچارج برطانیہ) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن ذیل میں ہدیہ قارئین ہے]

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے اور ہم سب کے حبیب آقا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی نسبت اور تعلق ہے جو چاند کو سورج سے ہے۔ آفتاب ہدایت، سراج منیر، ہادی کامل، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض ہی کی برکت ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مہدویت اور مسیحیت کا عظیم روحانی منصب عطا فرمایا۔ آفتاب ہدایت سے منور اور فیض یاب ہو کر ماہتاب محمد نے کچھ ایسا عاشقانہ رنگ اختیار کیا کہ اس میں اپنے آقا و مطاع کی سب خوبصورت صفات کا ایک حسین عکس دکھائی دینے لگا۔

یہ ایک وسیع مضمون ہے لیکن میں اپنی تقریر کے عنوان کی مناسبت سے یہ عرض کرتا ہوں کہ عاجزی اور انکساری کے باب میں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنے اور آپؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کا حق ادا کر دیا۔ اس میدان میں کامل فدائیت اور وفاداری کے ساتھ عجز و انکسار کی ہر راہ پر آپ نے کچھ اس شان سے قدم بڑھائے کہ علام الغیوب خدا نے جو ہر انسان کی ہر حرکت و سکون اور نہاں در نہاں ارادوں اور عزائم سے واقف ہے اس نے عرش سے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے اس پیارے بندے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عاجزی، انکسار اور خاکساری میں وہ مقام حاصل کر لیا ہے کہ اب اس کی سب ادائیں خدا کی نظر میں محبوب اور پیاری ہو گئی ہیں۔ جب یہ مقام آیا تو خدا نے آپ کو بذریعہ الہام یہ نوید سنائی کہ:

”تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں“

کتنا عظیم مقام ہے جو آپ کو عطا ہوا۔ جب خدا کسی بندے کو پیار کرنے لگے اور اس بندہ کی ادائیں اس کو پسند آئیں اور وہ اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی اس بندے پر کر دے تو اس سے زیادہ خوش قسمتی اور سعادت کسی انسان کی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہی بلند و بالا، مقام سعادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حصہ میں آیا۔ آئیے ذرا دیکھیں کہ وہ کون سی راہیں تھیں جن پر آپ نے قدم رکھا اور کون سی راہیں اور کون سی ادائیں تھیں جو خالق کائنات کی نظر میں محبوب اور پیاری ٹھہریں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف حمیدہ میں عجز و انکسار کا وصف بہت نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ آپ ایک معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ چاہتے تو ساری زندگی بڑے ٹھاٹھ سے گزار سکتے تھے۔ والد صاحب کی خواہش بھی تھی کہ کسی اعلیٰ عہدے پر ملازم ہو جائیں۔ لیکن آپ نے اس موقعہ پر جو جواب دیا وہ آپ کی دلی کیفیات کا بہترین ترجمان تھا۔ آپ نے فرمایا:

”میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں“

دربار الٰہی کے اس خوش قسمت نوکر نے اپنی ساری زندگی انتہائی سادگی اور خاکساری میں گزاری۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ:

”والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری بلکہ فقیر کے طور پر گزاری“

یہ فقیرانہ زندگی غربت یا کم مائیگی کی وجہ سے نہ تھی بلکہ ایک ایسا فقر تھا جس کا انداز آپ نے شاہ مکی و مدنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا۔ ”الفقر فخری“ کے اسوہ حسنہ کی پیروی میں حضرت مسیح پاک کی طرز زندگی نہایت سادہ اور تکلفات سے پاک تھی۔ فرمایا:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

اس رضوان یار کی خاطر آپ نے زندگی کے سب تکلفات کو خیر آباد کہہ دیا اور عاجزی و انکساری کے انداز کو اس خوبصورتی سے اپنایا کہ سادگی اور انکسار میں بھی ایک رعب اور عظمت نظر آتی تھی۔ ایک موقع پر فرمایا:

”مجھے وہ لوگ جو دنیا میں سادگی سے زندگی بسر کرتے ہیں بہت ہی پیارے لگتے ہیں“۔

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

”اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے انداز بیان پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ عجز و انکساری کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تان اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کے تذکرہ پر ٹوٹتی ہے اور جب شکر گزاری کے جذبات کا بیان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اپنی خاکساری اور عاجزی کا تذکرہ ایک لازمی جزو کے طور پر چلا آتا ہے۔ گویا یہ دو دھارے ہیں جو ایک ساتھ بہتے دکھائی دیتے ہیں اور باہم کچھ اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں کہ ان کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔ دیکھئے یہ عارفانہ انداز شکر اور عجز و نیاز کس شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں نظر آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزاء
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے مولیٰ کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعت قرب و جوار
کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

غور کیجئے! اس پاکیزہ کلام میں عجز و انکساری اور شکر باری تعالیٰ کا کیسا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ یہ دلکش انداز بیان آپ کی تحریرات میں جابجا نظر آتا ہے۔ کتاب اعجاز المسیح میں آپ فرماتے ہیں:

”خدا کی قسم! میں اپنے نفس کو کچھ نہیں سمجھتا مگر ایک مردہ، جو خاک آلودہ ہو یا ایک ایسا گھر جو ویران شدہ ہو۔ لوگ مجھے کچھ چیز سمجھتے ہیں حالانکہ میں کچھ بھی نہیں ہوں ...... یہ سب کچھ جو مجھے عطا ہوا ہے میرے رب کی طرف سے ہے وگرنہ میرا ترکش تو بالکل خالی ہے“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں عجز و انکسار کا مضمون اتنی کثرت سے ملتا ہے کہ حوالہ جات کا انتخاب سخت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کر دلکش انداز بیان دلوں کو موم کرتا چلا جاتا ہے۔ بعض حوالے تو ایسے ہیں کہ ان کو پڑھتے اور بیان کرتے وقت، گناہ گار عاصی اپنی حالت پر نظر کر کے سخت شرمندہ اور نادم ہو جاتا ہے۔ ذرا یہ حوالہ سنئے اور خود جائزہ لیجئے کہ دل پر کیا گزرتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا“۔ (تجلیات الٰہیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس اور روح پرور تحریرات میں سے ایک اور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ اس حوالہ میں عجز و انکسار کے پیکر —— حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انداز بہت ہی دل گداز اور دلوں پر رقت طاری کرنے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”ہزار ہزار خدائے ذوالجلال کا شکر ہے کہ محض اس نے اپنے فضل و کرم سے میری تائید میں یہ نشان دکھائے اور مجھے یہ طاقت نہ تھی کہ ایک ذرہ بھی زمین سے یا آسمان سے اپنی شہادت میں کچھ پیش کر سکتا۔ مگر اس نے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جس کی اطاعت کا ذرہ ذرہ اس عالم کا جو آ اٹھا رہا ہے۔ میری تائید میں ایک دریا نشانوں کا بہا دیا اور وہ تائید دکھلائی جو میرے خیال اور گمان میں بھی نہیں تھی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدائے عز و جل نے محض اپنی ناپیدا کنار رحمت سے، میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس راہ میں وہ طاقت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا وہ کر نہیں سکا۔ لیکن اس خدائے کریم نے میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا۔ جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی۔ اور مردہ ہوں نہ زندہ۔ مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آ گیا۔ اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ کیا شان رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اس نے قبول کیا۔ میں اس رحمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا ......“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عجز و انکسار کا یہ پہلو بھی بہت ایمان افروز ہے کہ اس عجز میں ہرگز کوئی تکلف یا بناوٹ نہ تھی۔ خاکساری کا جذبہ آپ کی طبیعت میں ودیعت کیا گیا تھا اور ہر جگہ اور ہر موقع پر اس کا اظہار ایک طبعی جذبہ کے طور پر ہوتا چلا جاتا تھا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ انسان اپنے دوستوں، عزیزوں اور بڑوں کے ساتھ تکلف کے انداز میں انکساری کا سلوک کرتا ہے لیکن جب اس کا واسطہ اپنے ماتحتوں اور خدام کے ساتھ ہو تو انکساری کی ملمع کاری اتر جاتی ہے۔ یہی وہ موقع ہوتا ہے جب انسان کے حقیقی طور پر منکسرالمزاج ہونے کا امتحان ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایسے مواقع بارہا آئے لیکن جب بھی آئے حضور کا عجز و انکسار ہمیشہ بازی لے گیا اور کبھی ایک بار بھی تو ایسا نہیں ہوا کہ آپ کا یہ حسین وصف ایک لمحہ کے لئے بھی آپ سے جدا ہوا ہو۔ بلکہ یہ کہنا درست ہو گا کہ ہر امتحان کے وقت آپ نے عجز و انکسار کی ایک اور بلند تر چوٹی سر کی اور ہر موقع پر آپ کا قدم بلندیوں کی طرف اٹھتا رہا۔ ماتحتوں اور ساتھیوں کے ساتھ، روزانہ کی زندگی میں آپ کا عجز و انکسار واقعات کے آئینہ میں بہت صاف اور روشن دکھائی دیتا ہے۔ دو مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

☆ آپ کے ایک خادم مرزا دین محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

”جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے ساتھ اپنے پیچھے سوار کر لیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں (گھوڑے کو) باندھ دیتے۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

اس حویلی میں ایک بالا خانہ تھا۔ آپ اس میں قیام فرماتے۔ اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔ آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے۔ یہ اپنے لئے ہوتی تھی۔ اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھالیتے۔ باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اس جولاہے کو دے دیتے اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنے دیتے تھے"۔

(حیات احمد از عرفانی صاحب، جلد دوم)

عجزوانکسار کی کتنی ہی حسین ادائیں ہیں جو اس ایک روایت میں سمو دی گئی ہیں۔ آقا سارے سفر میں گھوڑے کو خود چلاتا ہے اور خادم کس شان سے، بےفکر گھوڑے پر سواری کرتا ہے۔ آقا ایک چوتھائی روٹی پانی سے کھاتا ہے اور خادم، تین چوتھائی روٹی دال کے ساتھ۔ آقا کے کھانے پر جو خرچ آتا ہے خادم کے کھانے پر اس سے آٹھ گنا زیادہ صرف ہوتا ہے!

☆ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک اور خادم مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کی تعمیل میں بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں بھی عموماً ہم رکاب ہوتا تھا۔ لیکن جب آپ چلنے لگتے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا. "حضور مجھے شرم آتی ہے"۔ اس پر آپ فرماتے "ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے؟"۔

اپنی روایت کے تسلسل میں وہ مزید بیان کرتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ حضرت جب قادیان سے چلتے تو پہلے مجھے سوار کراتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہو جاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہو جاتے۔ اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے چلنے دیتے!

اس روایت میں بھی آپ کی سیرت اور عجزوانکسار کے کئی دلکش گوشے پنہاں ہیں۔ آقا پیدا چلتا ہے اور خادم سوار ہے۔ اگر باری باری بھی سواری کرنی ہے تو پہلے خادم کی باری آتی ہے اور بعد میں آقا کی۔ عجزوانکسار کا حسین عکس کس خوبصورتی سے شفقت و رحم میں ڈھل جاتا ہے اور انسان تو انسان، بےزبان جانور بھی اس کے فیض سے محروم نہیں رہتے۔ گھوڑا جس چال سے چلتا اسی چال سے چلنے دیتے، اسے ہرگز تیز چلنے پر مجبور نہ کرتے۔ لاریب جانوروں سے نرمی کا یہ سلوک حضرت مسیح پاک کے عجز کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

چند اور واقعات سنیے کہ حضور کس طرح عجزوانکسار اور دوسروں کے اکرام اور دلداری کی راہیں ڈھونڈتے اور کس عاجزی سے ان کی پیروی فرماتے تھے!

☆ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اہل بیت لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا۔ گھر کے اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ فرش خوب ٹھنڈا تھا۔ میں ایک چارپائی پر ذرا لیٹ گیا اور لیٹتے ہی گہری نیند آ گئی۔ حضور اس وقت کچھ تصنیف فرماتے ہوئے پاس ہی ٹہل رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد میں چونک کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ میری چارپائی کے پاس نیچے فرش پر لیٹے ہوئے ہیں۔ میں گھبرا کر ادب سے اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا.

"مولوی صاحب! آپ کیوں اٹھ بیٹھے؟"

میں نے عرض کیا حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سو سکتا ہوں؟ مسکرا کر فرمایا.

"آپ بےتکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کرتے تھے تو میں انہیں روکتا تھا تاکہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے"۔

یہ واقعہ سن کر آج بھی ہمارے جذبات میں ایک تلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ نہ جانے حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی اس وقت کیا حالت ہوگی؟

باقی آئندہ انشاء اللہ

زمینی علماء کے ناپاک دعاوی اور ندائے آسمانی

(دوست محمد شاہد مورخ احمدیت)

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل اس صدی کا ایک عظیم الشان معجزہ اور خدائی نصرتوں کا مونہہ بولتا آفاقی نشان ہے۔ اس نشان کی عظمت و رفعت کا عرفان حاصل کرنے کے لئے ہمیں ۲۱ اگست ۱۹۹۲ء سے (جبکہ ڈش اینٹینا کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ پہلی بار چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ ہوا) ٹھیک بانوے سال پیچھے جانا ہوگا۔

اگست ۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے کہ قادیان دارالامان کے انوار احمدیہ پریس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں ایک کتاب "شمس بازغہ" حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی کے قلم سے شائع ہوئی جو گولڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر مہر علی شاہ کی کتاب شمس الہدایہ کے جواب میں تھی۔ اس کتاب کی اشاعت پر پیر صاحب کی کتابوں کے طابع و ناشر اور پرجوش مرید حافظ محمد غازی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف ایک نہایت درجہ توہین آمیز اور گالیوں سے پر ایک فارسی نظم شائع کی جس میں اپنی اور دیگر مخالف احمدیت علماء کی باطنی کیفیت کا شرمناک مظاہرہ کرتے ہوئے بڑے بڑے بلند بانگ دعاوی کئے اور احمدیت کی تباہی کی پیشگوئی کی اور یہاں تک کہا

چرا شائع کنی ایں دین باطل را در ایں عالم
چو آمادہ بتکذیبش زمین و آسماں بینی
چرا بستی کمر از بہر ترویج عقاید خود
چو آیات خدا از بہر تردیدش عیاں بینی
بتکذیب امامت تو ندا از آسماں آمد
بزودی پیش حق شاداں گروہ دشمناں بینی
زمین نفرت کند از تو فلک گرید بر احوالت
ملک لعنت کناں نزد خدا بر آسماں بینی

(مشمولہ کتاب "سیف چشتیائی" از پیر مہر علی شاہ گولڑوی صفحہ ۳۴۳۔ مطبع مصطفائی لاہور)

(ترجمہ) جب تو زمین و آسمان کو اس کی تکذیب میں آمادہ دیکھتا ہے تو پھر کیوں اس دین باطل کو اس دنیا میں شائع کر رہا ہے۔ جب تو اس کی تردید میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو واضح دیکھتا ہے تو پھر اپنے عقائد کو رائج کرنے کے لئے کیوں کمربستہ ہے۔ تیری امامت کی تکذیب کے لئے آسمان سے آواز آئی تو جلدی ہی حق کے سامنے دشمنوں کے گروہ کو خوش دیکھے گا۔ زمین تجھ سے نفرت کرتی ہے آسمان تیرے احوال پر روتا ہے اور آسمان پر خدا کے حضور تو فرشتوں کو لعنت کرتے ہوئے دیکھے گا۔

۱۹۰۰ء کا سال ہنگامہ پرور سال تھا جس کے آخر میں نہ صرف پیر مہر علی شاہ گولڑوی بلکہ مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی، مولوی عبدالحق غزنوی، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی، رسل بابا امرتسری، منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ اور حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر اور ان کے ہم مشرب دوسرے معاندین احمدیت کی فتنہ خیزیاں اپنے عروج پر پہنچ گئی تھیں اور خدا کے پاک سلسلہ کے استیصال کی تدبیروں اور منصوبوں میں نمایاں اضافہ ہوگیا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ۲۷ ستمبر ۱۹۰۰ء کو اربعین نمبر ۲ کے نام سے اور ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو اربعین نمبر ۳، نمبر ۴ کے عنوان سے تین باطل شکن اشتہارات شائع فرمائے جن کے آغاز میں تحریر فرمایا۔

"اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کشتی ہے یعنی خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تباہ ہو اس کا انجام بد ہو اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو اور اس کی جماعت متفرق اور نابود ہو.....

ہر ایک جو زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہیں تھامے ہوئے ہے وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے اور آخر ایک دن آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہیں کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیرووں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔"

اس پرشوکت پیشگوئی کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نمونۃً چند مکالمات الٰہیہ درج کئے جن سے آپؑ مشرف ہوئے اور جو اکیس برس قبل براہین احمدیہ میں چھپ کر ساری دنیا میں شائع ہو چکے تھے۔ حضور انور نے ان عربی الہامات کے ایک حصہ کا اردو ترجمہ حسب ذیل الفاظ میں شائع کرکے مخالفین احمدیت پر اتمام حجت کردی۔

"خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لئے کافی ہوگا۔ یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور ان کو کہہ دے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ اور ان کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔ اور ان کو کہہ دے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ اور ان کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور میں اپنی جگہ پر کرتا ہوں پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ خدا نے تجلی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے مونہہ پھیر لیا تو وہ بھی مونہہ پھیر لے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ دے کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو اس کا گناہ میرے پر ہوگا اور افترا کرنے والے سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ ان کو اپنا کرشمہ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۶۵ء کے موقع پر خطاب کا ایک اقتباس ماہنامہ "مصباح" ستمبر ۹۶ء کی زینت ہے۔ آپؒ نے فرمایا "... بعض ماحول ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جہاں ماں بچے کو کپڑے پہناتے ہوئے دعا کرنے کی بجائے کوسنے دے رہی ہوتی ہے۔ یہ بہت بری بات ہے... (اس وقت کو) بچوں کے لئے دعائیں کرنے میں صرف کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے، دین کا خادم بنائے، اسے اپنی محبت دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ انکے علاوہ ہزاروں اور دعائیں ہیں جو آپ اپنے بچوں کے لئے کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے جذبے کو دیکھ کر آپکی دعاؤں کو قبول بھی کرے گا اور آپکی اولاد آپکی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی.... اگر آپکو ہر وقت یہ خیال رہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے رب کے حضور نہایت انکساری کے ساتھ جھکتے ہوئے خرچ کرنا ہے تو آپ ایسا کر سکتے ہیں اور آپکے کسی کام میں حرج بھی واقع نہیں ہوگا۔ آپ کھانا پکا رہی ہوتی ہیں، آپ دیگچی میں چمچہ ہلا رہی ہوتی ہیں تا مسالحہ بھون لیں تو آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھ سکتی ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد پڑھ سکتی ہیں۔ اس طرح جو کھانا تیار ہوگا وہ کھانے والوں کے معدہ میں صرف مادی غذا ہی مہیا نہیں کرے گا بلکہ آپکی دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں روحانی غذا بھی حصہ میں ملے گی...."

★ ★ ★

اسی شمارہ کی زینت محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

دل کا ہلکا اور غم ہوا ہو کم جیسے
وہ جو مسکرائے تو مٹ گئے ہوں غم جیسے
مجھ کو ایسے لگتا ہے اب وہ آنے والے ہیں
گلفشاں سی آنکھیں ہیں دل گیا ہو تھم جیسے

★ ★ ★

ہفت روزہ "بدر" ۱۵ اگست میں چند احمدی طلباء کی اعلیٰ کامیابیوں کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

★★ محترم میر شہاب الرحمٰن صاحب نے ریجنل انجیرنگ کالج سرینگر میں سول انجیرنگ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور محترم ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب ٹاک نے SKUA سائنس اینڈ ٹیکنالوجی سرینگر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیز محترم مظہر احمد خان صاحب نے نیشنل ٹیلنٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔

★ ★ ★

جرمنی سے نوجوانوں کے لئے جرمن زبان میں شائع ہونے والے جریدہ Jugend Journal کا شمارہ ۸ خاص نمبر ہے اور "ضمیر اور ظلم" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

★★ ابتدائی عیسائیوں پر مظالم کا ذکر کرتے ہوئے محترم عبدالرفیق صاحب لکھتے ہیں کہ سلطنت روم کے قیصر نیرو نے جو دماغی مریض تھا، اپنی سلطنت کے دارالحکومت روم کو نذر آتش کردیا اور الزام عیسائیوں پر عائد کردیا۔ چنانچہ عیسائیوں کو اس مبینہ جرم کی پاداش میں سخت سزائیں دی گئیں، وہ زندہ جلائے گئے اور انہیں وحشی درندوں کے سامنے پھینکا گیا۔ یہود بھی رومی حکومت کو عیسائیوں کے خلاف اکساتے رہتے۔ ان مظالم کا سلسلہ قریباً تین صدیوں تک جاری رہا۔

★★ دیگر مضامین میں اسلام کے ابتدائی دور کے مظالم، حضرت شہزادہ عبداللطیف شہیدؓ، شبقدر کا سانحہ اور اسلام میں مرتد کی سزا شامل ہیں۔

★★ مربی سلسلہ محترم محمد الیاس منیر صاحب کی ایک انگریزی تقریر کا جرمن ترجمہ بھی اسی شمارہ میں شائع ہوا ہے جس میں آپ ساہیوال کیس کے پس منظر میں حکومت پاکستان کی ان ناانصافیوں کا ذکر کرتے ہیں جن کے باعث بعض بےگناہ احمدیوں کو نو سال سے زائد عرصہ تک جیل کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

★ ★ ★

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری مرتب کرنے کا خیال سب سے پہلے حکیم فیروز الدین صاحب لاہوری کو آیا۔ انکی خواہش پر حضورؓ نے اپنی طبی سوانح عمری لکھوائی جو ۱۹۰۷ء میں "الحکم" اور "حکیم حاذق" میں شائع ہوئی۔ ۱۹۱۰ء میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی نے "حیات النور" لکھنے کا ارادہ کیا اور اس سلسلہ کی چند اقساط "الحکم" میں شائع کیں۔ پھر محترم اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور حضورؓ نے ۱۹۱۲ء تک کے اپنے مکمل حالات انہیں لکھوا دیئے جو محترم اکبر شاہ صاحب کے ایک مضمون کے ہمراہ اسی سال "مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین" کے نام سے شائع ہوئے۔ روزنامہ "الفضل" ۲ ستمبر میں شائع شدہ مضمون میں حضورؓ کے حالات زندگی کی اشاعت کے متعلق تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

★ ★ ★

اسی شمارہ میں محترم رانا عطاء اللہ صاحب نے اپنی والدہ محترمہ راج بی بی صاحبہ کا ذکر خیر کیا ہے جو نہایت متقی، غریب پرور اور دعاگو تھیں۔ تبلیغ کا جنون تھا۔ شادی کے وقت انکے خاوند کی پہلے سے ۲ لڑکیاں تھیں۔ آپکی بھی پہلے ۳ لڑکیاں پیدا ہوئیں تو ایک غیر احمدی سہیلی نے انہیں ایک پیر کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ آپ نے اس کا مشورہ رد کرکے قبولیت دعا پر اپنے یقین کا اظہار کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پھر آپکو ۵ لڑکے عطا فرمائے۔ مضمون نگار نے بعض واقعات بھی بیان کئے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپکو بڑے حادثات سے بچالیا۔

★ ★ ★

بھیرہ کو تاریخ احمدیت میں اہم حیثیت حاصل ہے کیونکہ ۳۱۳ صحابہ کرام میں سے ۷% کا تعلق بھیرہ سے ہے جن میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کی ذاتِ گرامی بھی شامل ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۵۰ء میں یہاں کا دورہ فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ، حضرت خلیفہ اولؓ کے بچپن کے دوست اور ہم مکتب تھے۔ آپؓ کا نام حضرت اقدسؑ کی اکثر کتب کے ٹائٹل پر درج ہے "... باہتمام حکیم فضل دین طبع ہوا"۔ آپؓ ۱۸۴۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں بیعت کی سعادت پائی اور جلد ہی قادیان منتقل ہو گئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طباعت کا کام آپکے سپرد فرمایا۔ ۱۹۰۸ء میں آپؓ نے وفات پائی۔

حضرت حکیم فضل دین صاحبؓ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے اور زرعی اراضی کے بھی مالک تھے۔ رسالہ "نشان آسمانی" کی امداد طبع کے لئے جن مخلصین کو حضرت اقدسؑ نے خطوط لکھے ان میں آپؓ بھی شامل تھے۔ اسی کتاب میں حضورؑ نے بیان فرمایا کہ حضرت حکیم صاحبؓ نے ۷۰۰ جلد کی قیمت ادا کی ہے اور آپؓ پہلے بھی تقریباً ۷۰۰ روپیہ بطور امداد دے چکے ہیں۔ حضورؑ نے متعدد بار آپؓ کا ذکر فرمایا ہے اور کئی مواقع پر بطور گواہ بھی آپکا نام لکھا ہے۔ ایک جگہ آپؓ کی محبت کا ذکر یوں فرماتے ہیں "اخویم حکیم فضل دین صاحب بھیروی جس قدر مجھ سے محبت کرتے ہیں اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میرے سچے خیر خواہ، دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں.... میں انکی ایمانی فراست سے متعجب ہوں کہ ان کے ارادے کو خدا کے ارادہ سے توارد ہوگیا۔"

حضرت حکیم صاحبؓ کی کوئی جسمانی اولاد نہیں تھی اور آپؓ نے اپنی جائیداد صدر انجمن کے نام ہبہ کر دی تھی۔ آپؓ کا ذکر خیر محترم محمود مجیب اصغر صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۵ ستمبر کی زینت ہے۔

★ ★ ★

اس کالم کے لئے موصول شدہ دیگر رسائل میں جنوبی افریقہ کا ماہنامہ "العصر" جولائی ۹۶ء، سوئٹزرلینڈ کا ماہنامہ "الاسلام" ستمبر ۹۶ء، برطانیہ کا "اخبار احمدیہ" ستمبر/اکتوبر ۹۶ء، ماہنامہ "الہدیٰ" آسٹریلیا اکتوبر ۹۶ء اور ہفت روزہ "بدر" کے بعض پرچے شامل ہیں۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

کیا آسٹریلیا کے اصل باشندے
پونے دو لاکھ سال سے یہاں رہ رہے ہیں

حال ہی میں آسٹریلیا کے سائنسدانوں نے ایک لمبی تحقیق کے نتیجہ کا اعلان کیا ہے جس کو بہت بڑا انکشاف خیال کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ موجودہ اندازہ کہ آسٹریلیا کے اصل باشندے یہاں پر ساٹھ ہزار سال سے رہ رہے ہیں درست معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ دراصل پونے دو لاکھ سال سے یہاں پر رہ رہے ہیں۔ اس دریافت سے نوع انسان کی قدامت اور ارتقاء پر ایک جدید تھیوری پیش کی گئی ہے۔

مغربی آسٹریلیا میں Kimberley کے جنگلات میں چٹانوں پر ہزاروں گول شکل کے نشان کندہ کئے ہوئے ملے ہیں جو مختلف علاقوں کی حدبندی، رستوں کی نشان دہی اور غاروں اور پناہ گاہوں کے اندر جانے کے لئے بطور رہنمائی کے استعمال کئے گئے تھے۔ یہ علاقہ سرنگوں، غاروں اور شگافوں سے اٹا پڑا ہے اور اس میں ندی نالے بھی عام ہیں۔ یہاں کا درجہ حرارت آج کل تو سخت گرم یعنی ۴۰ درجے ہوتا ہے لیکن ۱۴۰,۰۰۰ ہزار سال پہلے جب برفانی دور تھا تو کافی سرد ہوتا ہوگا۔

تحقیق کے دوران معلوم ہوا کہ چٹانوں کا وہ حصہ جو آج کل زمین سے باہر ہے اس پر سنگ تراشی ۶۰ ہزار سال پرانی تھی۔ جب زمین کھودی گئی تو چٹان کے نچلے حصہ کے نشانات ۷۵ ہزار سال پرانے تھے۔ جب مزید کھدائی کی تو جو نشان ملے ان کی عمر ۱۱۶,۰۰۰ تا ۱۷۶,۰۰۰ سال تھی۔ جوں جوں وقت میں آگے بڑھتے گئے تو نشانات کی تعداد جگہ کی نسبت سے کم ہوتی گئی۔ اور آخر ۱۷۶,۰۰۰ سال پر جا کر ختم ہو گئے گویا Aborigines موجودہ انداز جو ساٹھ ہزار سال کا ہے اس سے بھی ایک لاکھ سال پہلے سے یہاں پر رہ رہے ہیں۔

یہ تحقیق پہلے اندازوں سے اس لحاظ سے بھی مختلف ہے کہ نوع انسان کوئی ایک لاکھ سال پہلے افریقہ سے ہجرت کر کے مختلف علاقوں میں نہیں پھیلی تھی بلکہ ایسا واقعہ کوئی دو لاکھ سال قبل ہوا تھا۔ یعنی جونہی انسان دو پاؤں پر چلنے کے قابل ہوا تھا۔ علاوہ ازیں اب سائنس دانوں نے یہ بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ نوع انسانی ایک ہی وقت میں یا آگے پیچھے مختلف اوقات میں، کئی مراکز میں علیحدہ علیحدہ شروع ہوئی ہو اور شاخ در شاخ ہو کر ترقی کرتی رہی ہو۔ مؤخرالذکر خیال کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دوسری تحقیقات کے مطابق دو لاکھ سال پہلے جس طرح Homo Sapiens انسان افریقہ میں بستے تھے ویسے ہی وسط ایشیا میں بھی تھے جہاں سے یورپ سے لے کر ہندوستان تک پھیلے اور اسی زمانہ میں وہ انڈونیشیا میں بھی بستے تھے جہاں سے غالباً آسٹریلیا اور براعظم امریکہ تک پہنچے تھے۔ دوسرے لفظوں میں انسان کئی مراکز میں ارتقاء پذیر ہو کر موجودہ حالت تک پہنچا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

چور انگلی کے پورے سے پکڑا گیا

چند روز قبل ایمسٹرڈم میں ایک چور جب کسی کو لوٹ کر بھاگنے لگا تو مالک نے چور کی ایک انگلی کو کاٹ لیا۔ بعد میں انگلی کے نشان سے چور کو ڈھونڈ لیا گیا اور گرفتار کر لیا گیا۔ جب پولیس نے تفتیش کے دوران چور سے سوال پوچھے تو وہ خاموش رہا۔ صرف اتنا کہا کہ بدقسمتی سے مجھے ایک مردم خور سے واسطہ پڑ گیا تھا لیکن اپنے قصور کا اعتراف نہ کیا۔ اگرچہ خود اپنے ہی عضو کی گواہی سے پکڑا گیا۔

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

25/11/1996 - 04/12/1996

13 RAJAB
Monday 25th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Rawalpindi Vs Lahore Vs Rabwah (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Rawalpindi Vs Lahore Vs Rabwah (R)
07.00	Dars-ul-Quran (7 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme - "Blessings of Prayer " - Speech by : Maulvi Mirajuddin
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.11.96
15.00	MTA Sports - Nasirat -ul-Ahmadiyya Rabwah -Annual Sports
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme: - 1) Begegnung mit Hazoor- Meeting with Hazoor (Part III) 2) Nazm 3) Mach Mit "Kebab"
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.11.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

14 RAJAB
Tuesday 26th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Nasirat -ul-Ahmadiyya Rabwah -Annual Sports
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.11.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme - Friday Sermon by HadhratKhalifatul Masih IV (28.6.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.11.96
15.00	We and Our Psychology by Dr. Mohammed Ali (No. 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme: 1)Kinder Lernen Namaz - Children Learning Namaz 2) Büchereche 3) Eure Briefe
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Bait Bazi - Rabwah Vs Sargodha
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.11.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

15 RAJAB
Wednesday 27th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	We and Our Psychology by Dr. Mohammed Ali (No. 1)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.11.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme :Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (5.5.95)
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (27.11.96)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 18
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme : 1) Islamische Presseschau 2) Tic Tac - Quiz Programme 3) Büchereche
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Life Style- Al Maidah - Indonesian Dish -" Mee I Aim "
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (27.11.96) (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

16 RAJAB
Thursday 28th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 18 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 27.11.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle- Al Maidah - Indonesian Dish -" Mee I Aim " (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- (28.11.96)
15.00	Quiz Progromme - " Tazkara -tul - Shahadatain "
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 14 (12.4.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -"Informisanje Bosnjaka O Ahmediyya - Muslim Jamata " Introduction of Ahmadiyya Muslim Jamat
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1)Hadith 2) Sport Program 3) Variety Program 4) Büchereche
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Bazm-e-Moshaira : Aik Shairy Nashist
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (28 .11.96) (R)
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme
23.55	*Credits and details for Next Shift*

17 RAJAB
Friday 29th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - "Tazkara -tul - Shahadatain "
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 14 (12.4.96) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R).
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 28.11.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme- Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (5.7.96)
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Aik Shairy Nashist (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 29.11.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 22.11.96
15.15	MTA Variety - Quiz Lajna - Ahmadnagar Vs Mujahidabad
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme - A Talk on "The Need And Importance of Khilafat "
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends 29.11.96 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 29.11.96 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift* .

18 RAJAB
Saturday 30th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz Lajna -Ahmadnagar Vs Mujahidabad (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 29.11.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 29.11.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (20.12.85)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.11.96
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Children's Workshop No. 4
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kindersendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.11.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

19 RAJAB
Sunday 1st December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Children's Workshop No. 4 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV 30.11.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Children's Workshop No. 4 (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (21.6.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Ansarullah , U. K. (17.11.96)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (1.12.96)
15.30	Around The Globe : Chinese Circus
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 2)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sargodah Vs Rawalpindi Vs Lahore Vs Faisalabad
19.00	German Programme 1) Nasirat Grips2) Zeit Zum Diskutieren
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Speech on " Tarbiyat -i-Aulad" by : Maulana Atta -ul -Kaleem
21.30	Dars-ul-Quran (8 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

20 RAJAB
Monday 2nd December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sargodha Vs Rawalpindi Vs Lahore Vs Faisalabad
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe : Chinese Circus
03.00	Urdu Class
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sargodha Vs Rawalpindi Vs Lahore Vs Faisalabad
07.00	Dars-ul-Quran (8 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme -
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Prog : " Sacrifices in Islam " Speech by : Maulvi Sufnizafa Ahmed
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 2.12.96
15.00	M.T.A. Sports- Nusrat Jehan Academy Sports
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1) Begegnung mit Huzoor - Meeting with Huzoor 2) Mach Mit , "Mandelkekre"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Hadhrat Syeda Mariam Siddiqua Sahiba Say Aik Guftufu
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV , 2.12.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

21 RAJAB
Tuesday 3rd December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Nusrat Jehan-Academy Sports (R)
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 3.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (12.7.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 3.12.96
15.00	We And Our Psychology by Dr. Mohammad Ali (No. 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme -1) Kinder Lernen Namaz 2) Büchereche 3) Eure Briefe.
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	MTA Variety
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 3.12.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

22 RAJAB
Wednesday 4th December 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	We and our Psychology by Dr. Mohammad Ali (No. 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 3.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details for Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme :Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.5.95)
11.55	*Credits And Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson with Hadhrat Khalifatul Masih IV -4.12.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 19
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
17.55	*Credits And Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme: 1) Islamische Presseschau 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - Indonesian Dish -" Gadoo Gadoo "
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 4.12.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 3 Friday, November 29, 1996 No. 48

جماعت احمدیہ فرانس کے

چھٹے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ فرانس کا چھٹا جلسہ سالانہ ۹ اور ۱۰ نومبر ۱۹۹۶ء، بروز ہفتہ، اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ بخیروخوبی منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ فرانس کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے سالانہ جلسہ میں پہلی بار سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور احباب کو اپنے روح پرور خطابات و زریں ہدایات سے نوازا۔

۹ نومبر بروز ہفتہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے افتتاح سے قبل لوائے احمدیت لہرایا تو فضا نعرہ تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس موقعہ پر مکرم عبدالماجد صاحب، صدر جماعت احمدیہ فرانس نے لوائے فرانس لہرایا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جو بالترتیب مکرم اسرارالحق صاحب اور مکرم فہیم احمد نیاز صاحب نے پڑھیں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے افتتاح اور اس کے انجام کے متعلق نہایت ایمان افروز مضمون بیان فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ہر چیز کا افتتاح، افتتاح کرنے والے کی فکر اور سوچ اور اس کے علم اور اس کی گہرائی سے تعلق رکھتا ہے اور ہر ڈیزائنر جو ایک چیز بناتا ہے وہ اس ڈیزائن کا بھی افتتاح کرتا ہے۔ چنانچہ جتنے آرکیٹکچر ہیں وہ تمام کسی عمارت کا بلیو پرنٹ بنانے سے پہلے اس کے علاوہ ایک چھوٹا سا خاکہ اپنے لئے تیار کرتے ہیں جس کے اندر ان تمام تفاصیل کے اشارے پائے جاتے ہیں جو بلیو پرنٹ میں بالآخر ظاہر ہونگی اور جو بعد میں عمارت کی شکل میں ڈھالی جاتی ہیں۔ دنیا میں سب سے بڑا افتتاحی نظام جو پیش کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورہ فاتحہ کی صورت میں پیش فرمایا گیا ہے۔ سات آیات کی یہ چھوٹی سی سورت تمام قرآن کریم کی کائنات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور ایسی حیرت انگیز صفائی سے جس کی کوئی مثال دنیا میں تو نظر آنی ممکن ہی نہیں، مذہب کی دنیا میں بھی دیگر آسمانی کتب میں بھی ایسی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ انبیاء بھی اس سورۃ کے گیت گاتے رہے۔

حضور نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور، آپ کے پیغام اور آپ کے غلبہ کے متعلق نہایت ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ اسی طرح حضور نے جرمنی، بیلجیئم اور ہالینڈ کے حوالے سے فرانس کے احمدیوں کو ارشاد فرمایا کہ آپ بھی ان ممالک کی طرح تبلیغ کے میدان میں انقلاب برپا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ پوری دنیا میں جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اے اہل فرانس تم نے کیوں چپ سادھ لی ہے۔ آخر پر حضور انور نے تمام جماعت سے اس توقع کا اظہار فرمایا کہ آپ میں سے ہر ایک اس پیغام کو سمجھتے ہوئے از سرنو زندہ ہو گا۔ حضور انور کا یہ خطاب تقریباً سوا گھنٹے تک جاری رہا۔ افتتاحی خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

حضور پرنور کے تشریف لے جانے کے بعد جلسہ کی بقیہ کارروائی ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مرزا ناصر محمود صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے کی۔ پہلی تقریر فرانسیسی زبان میں مکرم ناصر رحمان صاحب نے جلسہ سالانہ کی غرض وغایت اور اہمیت کے موضوع پر کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے اردو زبان میں جلسہ سالانہ کے مقاصد اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا۔ اس طرح ہفتہ کے روز کا پہلا سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

۳۰۔ ۱۲ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ بچوں کی ملاقات ہوئی جس میں حضور انور نے بچوں سے مختلف سوالات پوچھے اور مکرم امیر صاحب اور تنظیموں کے صدران کو بچوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

جلسہ کا دوسرا سیشن تقریباً تین بجے شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دعوت الی اللہ کے موضوع پر مکرم مبشر احمد صاحب نے اردو زبان میں تقریر کی۔ جس کا فرانسیسی زبان میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرنچ زبان میں مکرم عبداللطیف اسماعیل صاحب آف گھانا نے تقریر کی۔ پھر "آج کے دور میں خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر مکرم عبدالاحد صاحب نے اردو میں تقریر کی جس کا ساتھ ساتھ فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ "قرآن کریم کی عظیم پیش گوئیاں" کے موضوع پر مکرم مبشر احمد تیجو نے فرنچ زبان میں تقریر کی۔ آخر پر جرمنی سے تشریف لائے ہوئے ایک عرب احمدی نے فرانسیسی زبان میں ایمان افروز تقریر کی۔ اس طرح ہفتہ کا دوسرا سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس عرفان ہوئی جس میں احباب نے حضور انور سے مختلف سوالات کئے جن کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جوابات مرحمت فرمائے۔ یہ مجلس عرفان تقریباً تین گھنٹے جاری رہی۔

۱۰ نومبر بروز اتوار

ساڑھے نو بجے احباب فرانس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات شروع ہوئی۔ ملاقات تقریباً ساڑھے چار گھنٹے جاری رہی۔ فرانس میں مقیم تمام احباب، فیملیز نے فرداً فرداً حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس دوران لجنہ اماء اللہ فرانس کا جلسہ جاری رہا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ نصرت وسیم صاحبہ نے کی جب کہ کلام طاہر سے ایک نظم مکرمہ نزہت عارف صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ تلاوت اور نظم کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

پہلی تقریر "مغرب میں احمدی عورت کا کردار" کے موضوع پر فرنچ زبان میں مکرمہ شائستہ ماجد صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد "تربیت اولاد" کے موضوع پر صدر لجنہ اماء اللہ فرانس مکرمہ نصرت بلاغ صاحبہ نے فرنچ زبان میں تقریر کی۔ آخر پر اردو زبان میں مکرمہ رقیہ احد صاحبہ نے ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر سنائے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کے بعد تقریباً ۴ بجے اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی۔ مکرم ناصر رحمان صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ مکرم فہیم احمد نیاز صاحب نے نظم از درثمین پڑھی۔ تلاوت اور نظم کا فرنچ ترجمہ پیش کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور پرنور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اکثر احمدی جو یہاں موجود ہیں وہ مہاجرین ہی سے تعلق رکھتے ہیں مگر فرانسیسیوں کا جہاں تک تعلق ہے وہ گنتی کے چند ہیں۔ ان میں کچھ خواتین ہیں، کچھ مرد ہیں۔ مگر بہت تھوڑے ہیں۔ اور وہ بھی بہت حد تک تربیت کے محتاج۔ کوئی ایسا یہاں مرکزی وجود فرانسیسیوں کا دکھائی نہیں دیتا۔ جن کا ملک ہے، جن کے ملک میں آپ بس رہے ہیں ان کی نمائندگی یہاں نہ ہونے کے برابر ہے۔ عربوں میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر دلچسپی لینے والے یہاں پہنچے ہیں مگر جہاں تک عربوں کی تعداد کا تعلق ہے وہ اس ملک میں اتنی بڑھی ہے کہ وہ نوآبادیاں جن کا فرانس سے تعلق تھا ان کے مہاجرین یا وہاں سے آنے والے سال بہ سال تجارت کی غرض سے یہاں پہنچنے والے، ان کی تعداد اتنی بڑھی ہے کہ اگر جماعت احمدیہ فرانس اس کی طرف توجہ کرتی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہاں غیر معمولی ترقی کے آثار دکھائی دیتے اور یہ جگہ جہاں ہم کئی سال سے جلسے منعقد کر رہے ہیں بہت چھوٹی ہو جاتی۔ حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ مساجد بنانے سے بھی برکت پڑتی ہے، بلکہ ہمیشہ پڑتی ہے اس لئے اور تجویزوں کے سوا میں نے یہ بھی سوچا ہے کہ جماعت احمدیہ فرانس کو اب یہاں باقاعدہ مسجد کے لئے جگہ تلاش کرنے کی ہدایت کروں۔ کیونکہ جب تک باقاعدہ مسجد کا قیام نہیں ہوتا اس وقت تک حقیقت میں جماعت احمدیہ فرانس کا مرکز قائم نہیں ہو سکتا۔ گھروں کو مسجدوں میں تبدیل کرنا بھی اچھی بات ہے مگر وہ گھر جس کا آغاز ہی خدا کی توحید کی خاطر زمین سے اٹھایا گیا ہو، جس کی بنیادیں توحید کے نام پر شروع کی گئی ہوں اور توحید کے نام پر ہی استوار کی گئی ہوں۔ وہ تقویٰ پر مبنی گھر جسے خدا کا گھر کہا جاتا ہے جب تک وہ گھر یہاں تعمیر نہ ہو جماعت احمدیہ کا صحیح تشخص قائم نہیں ہو سکتا۔

حضور نے جماعت کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی تلقین کی۔ اسی طرح تمام جماعت کو تبلیغ کے میدان میں نکل آنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور کا یہ خطاب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ بعد ازاں حضور نے اختتامی دعا کرائی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس عرفان ہوئی۔ جس میں فرنچ، عرب اور انگریزی بولنے والے مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمانوں کے سوالوں کے جواب ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس سوال و جواب نہایت دلچسپ اور غیر معمولی طور پر طویل تھی۔ ہر مہمان کی آنکھوں سے اس کا مطمئن ہونا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ یہ مجلس تقریباً ۴ گھنٹے جاری رہی جبکہ اس کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ ابھی بھی سوال کرنے والے سوال کرنا چاہ رہے تھے۔

مجلس عرفان کے اختتام پر مختلف افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضور انور نے ازراہ شفقت مختلف افراد سے بیعت لی۔ ان میں دو آئمہ بھی شامل ہیں۔ اس طرح فرانس کا یہ چھٹا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

ہمارے اس جلسہ میں جرمنی، بیلجیئم، سپین، ہالینڈ اور انگلستان سے بھی احباب نے شرکت کی۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ جلسہ سالانہ جماعت فرانس کے ہر فرد کے لئے بے انتہا رحمتوں اور برکتوں کا موجب ہو۔ اور تبلیغ کے میدان میں جماعت احمدیہ فرانس بھی دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح نمایاں باثمر خدمت کی توفیق پائے۔

(رپورٹ: فہیم احمد نیاز
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فرانس)

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد